رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور پاکستان
یوم یکشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”

ڈیڑھ آنہ

تبلیغ ۱۳۲۷ ھش | ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۶۷ ھ | ۲۹ فروری ۱۹۴۸ء | نمبر ۴۲

اخبار احمدیہ

کنری ۲۸ فروری۔ کنری سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کمر درد میں نسبتاً افاقہ ہے۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف قلب کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ دیگر افراد خاندان بخیریت ہیں۔ حضور معہ خاندان محمود آباد سے ناصر آباد تشریف لے آئے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو کئی دنوں سے کھانسی کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

پاکستان کے پہلے بجٹ میں دس کروڑ کا خسارہ۔ ٹیکسوں میں زیادتی کی تجویز

ہزاروں امریکن عیسائیوں کو اسلام سے مشرف کرنے والے مرد مجاہد کی لاہور میں آمد

مبلغ اسلام صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کی امریکہ سے واپسی

لاہور سٹیشن پر شاندار استقبال

لاہور ۲۸ فروری۔ آج کراچی میل کے ذریعہ جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم۔ اے وارد ہوئے سٹیشن پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ بہت سے احباب اپنے مجاہد بھائی کا جس نے بارہ سال کا طویل عرصہ شمالی امریکہ میں گزار کر ہزاروں امریکنوں کو مشرف با اسلام کیا خیر مقدم کرنے پھولوں کے ہار ہاتھوں میں لئے پلیٹ فارم پر کھڑے تھے آپ نے گاڑی سے اتر کر حاضرین کو مصافحہ و معانقہ کا شرف بخشا۔ اور کار میں سوار ہو کر جناب چودھری غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے کی رہائش گاہ ۵۰ کینال پارک پر تشریف لے گئے۔ آپ کی اہلیہ اور بچگان بھی ہمراہ ہیں۔ جن کا خیر مقدم جناب مرزا بشیر بیگ صاحب قائمقام ناظر دعوۃ و تبلیغ کی اہلیہ محترمہ کی طرف سے کیا گیا۔

جناب صوفی صاحب نے الفضل کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ۲۰ سال امریکہ میں کام کیا ہے اور اس عرصہ میں ہزاروں امریکنوں کو مشرف باسلام کرنے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اسلام واحمدیت کی سعادت (باقی صفحہ ۸ کالم ۴)

کشمیر کے استصواب کے بغیر پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات سدھر نہیں سکتے۔

سردار محمد ابراہیم کا صحافتی بیان

لاہور ۲۸ فروری۔ آج سردار محمد ابراہیم پریذیڈنٹ آزاد کشمیر پراونشل گورنمنٹ نے یہاں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ کی کونسل کے سامنے ہم نے ایک مضبوط مسئلہ رکھا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستانی معاملہ پر کسی نے بھی سنجیدگی سے توجہ نہیں دی آپ نے کہا کہ سیکیورٹی کونسل پر یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات سدھر نہیں سکتے۔ جب تک کہ جموں و کشمیر میں آزادانہ استصواب رائے سے یہ معاملہ صاف نہ کر دیا جائے۔ سردار ابراہیم نے بتایا۔ کہ ہندوستانی نمائندے اپنی اسی پرانی بات پر زور دیتے رہے کہ پاکستان ہی حملہ آوروں کو ٹھکانے بہم پہنچاتا ہے۔ اور پاکستان ہی حملہ آوروں کو باہر نکالے جب یہ سوال کیا گیا۔ کہ جس حق وانصاف کے ساتھ جوناگڑھ میں اپنی مرضی منوائی گئی ہے (باقی صفحہ ۲ کالم ۱)

پاکستان کی آزاد اور خود مختار حکومت کا پہلا بجٹ

کراچی ۲۸ فروری۔ آج پانچ بجے شام مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ نے ڈومینین پارلیمنٹ میں پاکستان کی آزاد و خود مختار حکومت کا پہلا بجٹ پیش کیا۔ جو ۴۹-۱۹۴۸ء کی آمد و خرچ کے تخمینے پر مشتمل تھا۔ اس میں دس کروڑ گیارہ لاکھ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ بجٹ میں پاکستان کی ریلوں کے تخمینے بھی شامل ہیں۔ ۴۹-۱۹۴۸ء کے مالی سال میں آمد کا اندازہ ۷۹ کروڑ ۵۷ لاکھ دکھایا گیا ہے۔ اس کے بالمقابل خرچ کا اندازہ نواسی کروڑ اڑسٹھ لاکھ ہے۔ وزیر خزانہ نے بتایا سال رواں (۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے ۳۱ مئی ۱۹۴۸ء تک) میں اصل خسارہ تئیس کروڑ اکتالیس لاکھ تھا لیکن ۴۹-۱۹۴۸ء کا تخمینی خسارہ دس کروڑ گیارہ لاکھ ہے۔ آپ نے یہ بھی انکشاف کیا کہ سال رواں میں ریلوے کے خسارے کا اندازہ ایک کروڑ پچاس لاکھ ہے۔ اگلے سال قدرے بچت کی امید ہے۔ پاکستان کی تمام مالی پوزیشن پر بحیثیت مجموعی روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا صنعتوں کی کمی۔ پناہ گزینوں کی بے پناہ زیادتی بنکنگ اور انشورنس کے نظام میں گڑبڑ۔ رسل و رسائل اور مواصلات کی بدنظمی۔ طویل سرحدات پر حسب ضرورت دفاعی انتظامات کی ذمہ داری ہماری مالی اور اقتصادی پوزیشن کے اہم پہلو ہیں۔ ان تمام رکاوٹوں اور مشکلات کے درمیان ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء (باقی صفحہ ۲ کالم ۲)

اقوام عالم کی بلقان کمیٹی کے لئے پاکستان کے نئے نمائندے کا تقرر

کراچی ۲۸ فروری۔ حکومت پاکستان کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ راحت سعید چھتاری کو اقوام عالم کی بلقان کمیٹی میں پاکستان کا قائمقام نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر چھتاری سالونیکا روانہ ہو گئے ہیں۔ پاکستان کے موجودہ نمائندے لفٹیننٹ کرنل عبدالرحیم مشورے کے لئے واپس کراچی آ رہے ہیں۔ (رائٹر)

پاکستان کا بجٹ ایک نگاہ میں

کل آمدن ۴۸-۱۹۴۷ء ۴۲ کروڑ ۷۹ لاکھ
خرچ ۶۶ کروڑ ۲۰ لاکھ
خسارہ ۲۳ کروڑ ۴۱ لاکھ

ٹیکس بڑھانے کی وجہ سے خسارہ میں ۴۰ لاکھ کی کمی ہو جائیگی۔ اور اس طرح کل خسارہ ۲۳ کروڑ ایک لاکھ رہ جائے گا۔

کل آمدن ۴۹-۱۹۴۸ء ۷۹ کروڑ ۵۷ لاکھ
” خرچ ۸۹ کروڑ ۶۸ لاکھ
خسارہ دس کروڑ ۱۱ لاکھ

اندازہ ہے سال کے آخر تک تمام خسارہ ٹیکسوں کی وجہ سے پورا ہو جائیگا۔ بلکہ ۵ لاکھ زائد آمد کی بھی توقع ہے

حکومت ہند کا سالانہ بجٹ

۲۷ کروڑ کا خسارہ

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ آج انڈین ڈومینین پارلیمنٹ میں فنانس منسٹر مسٹر چیٹی نے پہلا سالانہ بجٹ پیش کیا جس میں ۲۶ کروڑ پچاسی لاکھ کا گھاٹا دکھایا گیا تھا موجودہ ذرائع کے لحاظ سے کل آمدن ۲۳۰ کروڑ ۵۲ لاکھ اور کل خرچ ۲۵۷ کروڑ ۳۷ لاکھ دکھایا گیا۔ (ا۔پ)

اسلحہ سے بھرے ہوئے ۱۱۷ صندوق

لنڈن ۲۸ فروری۔ برسلز سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ زیکوسلاواکیہ سے کسی غیر ملک کو ۱۱۷ صندوق بھیجے گئے راستہ میں انٹورپ کے مقام پر ان صندوقوں کو کھولنے سے معلوم ہوا۔ کہ ان میں اسلحہ بھرا ہوا تھا (گلوب)

برما اور روس کے درمیان سفیروں کا تبادلہ

رنگون ۲۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ لنڈن میں مقیم برمی اور روسی سفیروں کے درمیان خط و کتابت کے نتیجہ کے طور پر دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنا منظور کر لیا ہے۔ (گلوب)

پاکستان کے طول و عرض میں کارخانے قائم کئے جائینگے

حکومت نے چھ کروڑ روپے کے گرانقدر سرمایہ کی منظوری دیدی

کراچی ۲۸ فروری۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۸ء تک ساڑھے چار ماہ کے اندر اندر حکومت پاکستان نے چودہ کمپنیوں کے قیام کے لئے چھ کروڑ روپے کے سرمایہ کی اجازت دی تھی۔ ان میں سے پانچ کمپنیاں مغربی پنجاب میں قائم ہونگی پانچ سندھ اور بلوچستان میں تین مشرقی بنگال میں اور ایک سرحد میں۔ یہ کمپنیاں اقتصادی بحالی اور صنعتی ترقی کی وسیع سکیموں پر مشتمل ہیں۔ کپڑا سازی جوٹ۔ کھانڈ۔ ٹرانسپورٹ اور نشر و اشاعت وغیرہ کی کمپنیوں کا قیام ان سکیموں میں خاص طور پر مدنظر ہے۔ (ا۔پ)

نارائن راؤ کو سزائے موت

حیدرآباد ۲۷ فروری۔ نرائن راؤ کو جس نے نظام حیدرآباد پر بم پھینکا تھا حیدرآباد ہائیکورٹ نے سزائے موت دی ہے۔ اس کے ساتھی گنڈیا کو اس سازش میں شریک ہونے کی وجہ سے عمر قید کی سزا دی گئی۔ دونوں مجرموں کی جائیداد ضبط قرار دی گئی۔ (ایپ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالمجید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر ... سے شائع کیا

بقیہ صفحہ اول

کیونکہ نہ وہی طریق کشمیر میں بھی استعمال کیا جائے۔ تو ہندوستانی نمائندے اس کا کوئی معقول جواب نہ پا کر راجہ اور اس کی سامراجیت کو بیچ میں لا کر کہنے لگا کہ در اصل ہم ریاست کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دے سکتے۔ بھرت پور اور الور کے متعلق سوال پر بھی ان کی حالت قابل رحم تھی۔ سردار ابراہیم نے کہا کہ ہندوستانی گورنمنٹ کے رویہ کے نتیجہ میں جو بھی حالات پیدا ہونگے آزاد فوج ان کا پورا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ شیخ عبداللہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس کی تقریر نے کونسل پر بہت برا اثر کیا۔ در اصل ہندوستان کے معاملہ کو پچاس فیصدی اس کی تقریر نے کمزور کر دیا ہے۔ آخر میں سردار ابراہیم نے کہا کہ آئندہ موسم بہار ہماری جنگی جدوجہد میں کوئی اثر نہیں ڈالے گی۔ آزاد فوجیں دشمن کو تباہ کرنے کے لئے آزادانہ حملے کرینگی۔ ہم کشمیر میں گوریلا جنگ نہیں لڑ رہے

دشمن کے ۷۳ آدمی ہلاک کر دئے گئے

(ا۔ پی۔ آئی)

تراڑکھیل ۲۸ فروری۔ اوڑی کے شمال المغرب میں دشمن کی ایک پیٹرول پارٹی کے ساتھ ہمارے ایک فوجی دستہ کا سخت مقابلہ ہوا جس کے نتیجہ میں دشمن کے ۱۷ آدمی ہلاک ہوگئے ہمارے دو آدمی مارے گئے اور دو زخمی ہوئے۔ نوتہو محاذ پر دشمن نے دو ہزار سپاہیوں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ مگر سخت نقصان اٹھا کر واپس ہٹنا پڑا۔ اس کے بعد ایک دوسرے حملہ میں دشمن کے ۵۶ آدمی مارے گئے۔ ان نقصانات سے معلوم ہوا کہ انہوں نے لاشیں بھی ...

شخصیت کی بالیدگی اسلامی اصول تعلیم کے ساتھ ہی وابستہ ہے

پاکستان کے وزیر تعلیم کی اہم تصریحات

کراچی ۲۸ فروری۔ پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمن نے آج سندھ کالج کی بزم ادب کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان کے نظام تعلیم کی بنیاد اسلامی اصولوں پر قائم کی جائیگی۔ آپ نے مزید فرمایا میرا ایمان ہے۔ کہ نظام تعلیم میں اسلامی نظریات کی ترویج انسانی شخصیت کو اوج کمال پر پہنچا دیگی۔ اور اس طرح تعلیم کا اصل مقصد حاصل کیا جا سکے گا۔ خدا وہ دن جلد لائے کہ جب نئے نظام تعلیم کے پروردہ مسلمان نوجوان فارغ التحصیل ہوکر قوم کے تعمیری کاموں میں حصہ لیں۔ اور دنیا پاکستان کے ان قابل فخر شہریوں کو رشک کی نگاہ سے دیکھے۔ پاکستان کے نظام تعلیم میں اردو کی پوزیشن پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا اردو کی اہمیت کا مجھے پورا احساس ہے۔ اور میری خواہش یہی ہے۔ کہ اس کی ترقی و ترویج کا میدان زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے۔ آپ نے کالج کے ذمہ دار اصحاب کو توجہ دلائی۔ کہ وہ کالج کی لائبریریوں کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ اور خاص طور پر اس کا خیال رکھیں کہ اردو کی بہترین کتابیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان میں موجود ہوں۔ آپ نے دوران تقریر میں صوبائی تعصب کی مذمت کی۔ اور بتایا کہ یہ جذبہ مقصد تعلیم کے سراسر منافی ہے۔ (ا۔ پ)

برما نے جمعیت اقوام کی رکنیت کے لئے درخواست پیش کر دی

لیک سیکسس ۲۸ فروری۔ یو۔ این۔ او کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ برما نے اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے درخواست کی ہے۔ برما کے سفیر متعینہ واشنگٹن نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ایم لی کو لکھا ہے کہ حکومت برما کی طرف سے میں اقوام متحدہ میں برما کی شمولیت کی درخواست کرتا ہوں۔ برما کی یونین ایک امن پسند حکومت ہوتے ہوئے دنیا میں امن کی بحالی کے لئے اپنے آپکو وقف سمجھتی ہے۔ نیز اسے یقین کامل ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کی سرگرمیوں اور دیگر مساعی میں حصہ لے کر اس کے مقصد عظیم کے حصول میں زیادہ موثر طریق اپنے فرائض کو انجام دے سکیگی۔ وہ بہ رضا و رغبت اپنے آپ کو اہل سمجھتے ہوئے ان ذمہ داریوں اور فرائض کو بجا لانے کے لئے تیار ہے۔ جو اقوام متحدہ کے چارٹر میں مذکور ہیں۔ نیز برما کی حکومت ان بلند اور ارفع نظریات کی ترویج میں حصہ لینے کی دل سے خواہشمند ہے۔ کہ جن سے متاثر ہو کر بانیان جمعیت اقوام نے اس بین الاقوامی ادارے کی بنیاد ڈالی ہے۔ (رائٹر)

بقیہ صفحہ اول متعلقہ بجٹ

کو پاکستان وجود میں آیا۔ اور ابتدا ہی سے اس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کہ پرانی سے پرانی حکومت کے لئے بھی وہ مصائب مالا یطاق کا درجہ رکھتی ہیں۔ لیکن قائداعظم کی قیادت میں قوم نے ان مصائب کا مقابلہ کیا۔ ہمارا یہ عزم اور قوت برداشت ہی اس بات کا ثبوت ہیں کہ انشاء اللہ ہمارا مستقبل بہت شاندار ہوگا۔

وزیر خزانہ نے تقریر کے دوران میں بتایا۔ کہ ہندوستان ۵۵ کروڑ کی رقم واجب الادا رقم میں سے ۵۰ کروڑ ادا کر چکا ہے۔ باقی رقم کے بارے میں خط و کتابت ہو رہی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ ہندوستان مالی معاہدے کو تمام و کمال پورا کر دے گا۔ نہ صرف یہ کہ وہ نقد رقوم کی فوری ادائیگی کی طرف توجہ دے گا۔ بلکہ فوجی ذخائر کے انتقال کا بھی انتظام کرے گا۔ آپ نے بتایا فروری ۱۹۴۸ء کے وسط تک پاکستان کے حصہ میں سے جو ایک لاکھ ساٹھ ہزار ٹن کے آرڈیننس سٹورز اور تیرہ ہزار سات سو چھیالیس ٹن کے دیگر ذخائر پر مشتمل ہے۔ ہندوستان نے اب تک دیگر ذخائر میں سے ۲۴۷۰ ٹن وزن کا سامان پاکستان کے حوالہ کیا ہے۔ آپ نے زور دیا مالی معاہدے کے ایفا میں وقت کو مرکزی اہمیت حاصل ہونی چاہیئے۔

وزیر خزانہ نے امید افزا خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہمارا مستقبل پاکستان کے قدرتی وسائل اور ذرائع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے ساتھ وابستہ ہے۔ قدرت نے کمال فیاضی سے بڑے بڑے وسائل عطا کئے ہیں۔ اب یہ ہمارا کام ہے۔ کہ ہم ان سے فائدہ اٹھائیں تا یہ ہماری قوم کی خوشحالی اور فارغ البالی کا موجب بنیں۔ پاکستان میں ہر لحاظ سے صنعتی ترقی کے بے پناہ امکانات ہیں۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ مغربی پاکستان کے صوبوں کو اور انہیں بھی خاص طور پر مغربی پنجاب کو تبادلہ آبادی کی بدولت بہت سی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ اس لئے مرکزی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان صوبائی حکومتوں کو آئندہ مالی سال میں ڈیڑھ کروڑ کی گرانٹ دی جائے۔ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر غلام محمد نے کہا۔ انگریزوں کی طرف سے حکومتی نظام کا جو خاکہ ہمیں ملا ہے اور اقتصادی اور مالی لحاظ سے اس کے جو نتائج ہمیں بھگتنے پڑے ہیں ان کی طرف ہمیں خاص طور پر توجہ دینی پڑے گی نئے حالات اور ضروریات کے ماتحت مرکزی اور صوبائی مدات پر بھی نظر ثانی کرنی ہوگی۔ دیگر شعبہ جات میں ترقی کی سکیموں اور بعض معین اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے معدنی دولت سے فائدہ اٹھانے اور صنعتی ترقی کے امکانات پر روشنی ڈالی نیز بتایا صنعتی پالیسی وضع کرنے میں ہم ایک درمیانی راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی یہ کہ چند صنعتیں جو حکومت کی حفاظت کے لئے بہت ضروری ہیں۔ ان کو مکمل طور پر سرکاری ملکیت قرار دیا جائیگا۔ کچھ صنعتیں ایسی ہونگی۔ جو قطعی پرائیویٹ سرمائے پر چلائی جائینگی۔ بعض صنعتیں حکومت اور پبلک دونوں کی مشترکہ ملکیت ہوں گی۔ خالص پرائیویٹ سرمائے والی صنعتوں کا جہاں تک تعلق ہے۔ اس میں مناسب حفاظتی اقدامات کے ساتھ غیر ملکی سرمایہ لگانے کی بھی اجازت ہوگی۔ سائنٹفک اور انڈسٹریل ریسرچ کی ایک کونسل بنانے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ ۴۹-۱۹۴۸ء کے بجٹ میں صوبائی حکومتوں کو قرضے دینے کے لئے سردست دس کروڑ روپے کی رقم علیحدہ دکھائی گئی ہے نئے مالی سال کے دوران میں حسب ضرورت اس پر نظرثانی کی گنجائش رکھی گئی ہے

تقسیم کے وقت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ پاکستان کی کرنسی کا انتظام ایک معین عرصہ تک ریزرو بنک کے سپرد رہیگا۔ وزیر خزانہ نے بتایا کہ اب "دی سٹیٹ بنک آف پاکستان" کے نام سے ایک نیا بنک کھولنے کی تجویز زیر غور ہے۔

آپ نے اعلان فرمایا۔ بجٹ میں خاص اچھوتوں کی اقتصادی اور سوشل بہتری کے لئے پانچ لاکھ روپے کی رقم علیحدہ رکھی گئی ہے۔ آپ نے کہا یہ قلیل رقم اس بات پر گواہ ہے کہ ہم ان کی بھلائی اور بہتری کے خواہاں ہیں۔ آسائش اور بے فکری کے زمانے میں ہمیں امید ہے کہ ہم اس سے بہت زیادہ رقم ان کی خدمت کے لئے علیحدہ مخصوص کر سکیں گے۔

وزیرستان سے فوجیں ہٹا لینے پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا۔ حکومت پاکستان قبائلیوں کو اپنی قوم کا ایک حصہ سمجھتی ہے اور ہمیں امید ہے ہمارا یہ اقدام دونوں کے درمیان تعلقات کو اور زیادہ استوار اور خوشگوار بنانے کا موجب ہوگا۔ قبائلی علاقوں کی فلاح اور بہبود کے پیش نظر ۲ بجٹ میں پانچ لاکھ روپیہ ان کی تعلیم کے لئے اور مزید پانچ لاکھ روپے گھریلو دستکاریوں کو فروغ دینے کے لئے رکھے گئے ہیں۔ یہ محض ابتدائی قدم ہے۔ آئندہ اسے بڑھانے کی کوشش کی جائے گی۔ نیز آپ نے ارشاد فرمایا کہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے "اقبال ایکیڈیمی" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جائے گا۔ جس کے لئے آئندہ سال کے بجٹ میں ایک لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

آئندہ سال کے لئے تجاویز پیش کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا عام انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس بدستور قائم رہینگے۔ لیکن نئی صنعتوں کو بعض مراعات دی جائیں گی۔ ان کی تجویز یہ تھی کہ بجلی سے چلنے والی نئی فیکٹریاں جن میں پچاس سے زیادہ آدمی ملازم ہوں۔ پہلے پانچ

کشمیر کا مفاد پاکستان کے ساتھ وابستہ ہے

کراچی ۲۸ فروری۔ سردار محمد ابراہیم آزاد کشمیر گورنمنٹ نے ایک بہت بڑے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اشتراک قومیت اور مذہب کے علاوہ موجودہ جنگ نے ایک ایسی صورت پیدا کر دی ہے۔ اگر کشمیر کا الحاق پاکستان کے ساتھ ہی ہونا چاہیئے۔ کشمیر اور پاکستان کا حقیقی مفاد اسی میں ہے۔ آپ نے کہا کہ کشمیری لوگ جنگ آزادی لڑنے کے لئے پاکستانی سپاہیوں کی مدد کے محتاج نہیں ہیں ... ۳۵ ہزار مجاہدوں نے عہد کیا ہوا ہے۔ کہ وہ آزادی حاصل کرنے کے لئے آخری دم تک لڑیں گے۔ آپ نے کہا اس وقت ہمیں صرف طبی امداد اور دلی ہمدردی کی ضرورت ہے۔ اور یہ تمام مسلم ممالک سے ہمیں پہنچ رہی ہے۔ پاکستان بھی اس سے باہر نہیں۔ اس موقعہ پر آٹھ ہزار روپیہ نقد جمع ہو گیا۔ اور پانچ ہزار کے وعدے ہوئے (ادارہ)

فلپائنز میں ممالک مشرق بعید کا نمائندہ اجلاس

کراچی ۲۸ فروری فلپائن کے شہر بوگیو میں یکم مارچ سے زراعتی انجمن کے زیر اہتمام ایک زراعتی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جو ۱۴ مارچ تک جاری رہے گی۔ حکومت پاکستان کی وزارت خوراک کے ڈپٹی سیکرٹری اے۔ ایم خاں اس کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔ آپ کل بذریعہ ہوائی جہاز بوگیو روانہ ہو گئے ہیں۔ زراعتی انجمن نے ایک ریجنل آفس کے قیام کے لئے ممالک مشرق بعید کی نمائندگی میٹنگ بھی بلائی ہے۔ مسٹر اے۔ ایم خاں اس میٹنگ میں بھی شرکت کریں گے۔

سردار محمد ابراہیم کی آمد پر خوش آمدید

لاہور ۲۸ فروری۔ آج بعد دوپہر سردار محمد ابراہیم پریذیڈنٹ آزاد کشمیر گورنمنٹ بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچ گئے۔ انجمن عباد الرحمن اور کشمیر آزاد لیگ نے آپکا شاندار استقبال کیا کشمیر لیڈر کو خوش آمدید کہنے کے لئے انجمن عباد الرحمن کے اراکین کثرت سے ہوائی اڈہ پر جمع تھے۔ سردار محمد ابراہیم چند روز لاہور میں بھی قیام کریں گے۔ انجمن عباد الرحمن کے زیر اہتمام آپ ایک پبلک تقریر بھی کریں گے جگہ وقت اور تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۴۸ء

مسٹر آئنگر پھر جا رہے ہیں

مسٹر این گوپال سوامی آئنگر تصفیہ کشمیر کے ضمن میں پھر حفاظتی کونسل میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ لیکن آپ نے جو صدارتی تقریر جانے سے پہلے انڈین کونسل آف ورلڈ افیئرز کے زیر اہتمام منعقدہ ایک اجلاس میں فرمائی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا ہندوستان میں مشورہ کے لئے واپس تشریف لانا معاملہ کشمیر کو زیادہ عدل و انصاف کی روح اور زیادہ دانشمندی سے حل کرنے کے نقطہ نظر سے کچھ مفید ثابت نہیں ہوا۔ بلکہ آپ نے یہاں سے جو تاثرات لئے ہیں انہوں نے آپ کو اپنے خیال پر زیادہ ضد کے ساتھ قائم رہنے کے لئے تیار کر دیا ہے۔ ہمارا خیال تھا۔ کہ گاندھی جی کے افسوسناک قتل کی وجہ سے جو ردعمل ہند کے اعلیٰ طبقے کی ذہنیت میں یقیناً ہوا ہے۔ اس کے ماحول میں آ کر اور اپنے گذشتہ تجربہ حفاظتی کونسل سے فائدہ اٹھا کر آپ اپنے آپ میں کچھ نہ کچھ بہتر اور کارآمد تبدیلی محسوس کرنے لگیں گے۔ لیکن اس تقریر کو پڑھ کر ہمیں سخت مایوسی ہوئی ہے۔ آپ نے کشمیر سے ہندی فوجوں کے نہ نکالنے کے جواز میں کوریا کی مثال دی ہے۔ کہ امریکہ وہاں انتخاب کے دوران میں اپنا قبضہ قائم رکھیگا۔ یہ ایک نہائت ہی نامبارک مثال ہے کیا اس سے مسٹر آئنگر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح یہ مغربی قومیں محض طاقت کے بل پر ایشائی ملکوں کو لوٹنے کے لئے جارحانہ اور غیر منصفانہ سیاسی کھیل کھیل رہے ہیں سو ہی جارحانہ اور غیر منصفانہ کھیل طاقت کے بل پر ہند کشمیر کے متعلق کھیل رہا ہے کیا از روئے انصاف غیر جانبداری کے خیال کو اسی طرح ٹھکرا دینا چاہیئے۔ جس طرح مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے ٹھکرا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ تاریخ میں ایسی غیر جانبداری کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کیا آپ کا مطلب مغربی اقوام کی اس گذشتہ چند سو سالوں کی تاریخ سے ہے۔ جس تاریخ کے خلاف چپہ چپہ پر لڑائی لڑ کر ہندوستان نے آزادی حاصل کی ہے۔ آخر اس تاریخ کا کونسا صفحہ یا کونسی سطر یا کونسا لفظ ایسا ہے۔ جس سے انصاف کا خون نہیں ٹپک رہا۔ خاص کر جہاں تک اس تاریخ کا مشرقی اقوام کے ساتھ تعلق ہے کہنا ضروری ہے مسٹر گوپال سوامی کو ایسی تلبیس تاریخ سے مثال ڈھونڈنے کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی ہے؟ کیا اس لئے کہ آپ بھی اس تاریخ کے بنانے والوں کے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں۔ کیا کوریا پر امریکہ اور روس کا اپنے اپنے حصہ پر قبضہ کوریا کے رہنے والوں کی رضامندی سے ہے۔ اگر ان کی رضامندی سے نہیں۔ تو یہ ہندوستان کے انگریزی قبضہ سے کس طرح ممیز کیا جا سکتا ہے۔ کیا ان طاقتور قوموں کا کوریا کی سرزمین پر قبضہ منصفانہ ہے۔ اگر منصفانہ ہے۔ تو ہندوستان پر انگریز کا راج کیوں غیر منصفانہ تھا۔ کیا گاندھی جی اور دوسرے بڑے بڑے لیڈروں نے اپنی زندگیاں انگریزی راج کے خلاف جنگ لڑنے میں رائیگاں صرف کر دی ہیں؟

اگر کشمیر کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے غیر جانبداری کی فضا کی اس سے ضرورت نہیں۔ کہ کوریا میں غیر جانبداری امریکن قبضہ کی موجودگی میں انتخابات ہونے طے پائے ہیں۔ تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ہند بھی کشمیر کو اسی خود غرضی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جس خود غرضی سے امریکہ نے کوریا پر اپنا قبضہ جما رکھا ہے۔ اور ہندا ان بڑی بڑی طاقتوں کی کونسل میں فیصلہ کے لئے محض اس لئے گیا تھا۔ کہ دوسروں کو غلام بنانے والی قوموں میں اس کو بھی ایک امتیازی درجہ حاصل ہو جائے گا۔ کیونکہ اگر اس کی یہ غرض نہ ہوتی تو یقیناً وہ ان بے انصاف قوموں کا انصاف اور غیر جانبداری کی طرف گو بھول کر یا غلطی ہی سے سہی اپنی تاریخ کے خلاف رجوع دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑتا اور تحسین و آفرین کے نعرے لگاتا ہوا گھر واپس آتا۔ لیکن افسوس ہے کہ مسٹر آئنگر اس بے انصافی کی روح کو اور بھی تقویت دینے کے لئے ہند میں واپس آ کر زیادہ سے زیادہ مصالحہ اکٹھا کر کے واپس جا رہے ہیں۔ گویا آپ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں ڈاکٹر مینن نے بطور صدر کوریا کمیشن امریکہ کے فوجی قبضہ کے خلاف جو منصفانہ بیان دیا ہے۔ اس کی پر زور تردید فرمائیں گے۔ کیونکہ آپ کے خیال میں ڈاکٹر مینن کا بیان مغربی اقوام کی گذشتہ جارحانہ تاریخ کے سراسر منافی ہے۔

کیا یہ وہی عظیم الشان ارتقائی قدم ہے۔ جو بین الاقوامی قانون کی ترقی کے لئے آپ حفاظتی کونسل سے اٹھوانا چاہتے ہیں۔ اور جس کے لئے ہر ملک چشم براہ ہے

اُردو

پاکستان کی مجلس آئین ساز میں زبان کے بارے میں اردو اور بنگالی کا جھگڑا محض ایک فضول جھگڑے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا تھا۔ ایک ملک میں صرف ایک ہی زبان سرکاری زبان قرار دی جا سکتی ہے۔ پاکستان اگرچہ جغرافیائی لحاظ سے مشرقی اور مغربی دو حصوں میں منقسم ہے۔ لیکن ہے تو یہ ایک ہی ملک۔ اور ایک ہی ملک ہونے کی وجہ سے ضروری ہے کہ اس کی سرکاری زبان بھی ایک ہو کیونکہ اگر ایک ملک کے ایک حصہ میں سرکاری زبان ایک ہو۔ اور دوسرے حصہ میں دوسری تو حکومت کے کاروبار میں یکسانی پیدا نہیں ہو سکتی۔ بلکہ حکومت کا کاروبار چل ہی نہیں سکتا۔ اگر اس اصول کو پاکستان کی صورت میں بھی صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو ظاہر ہے کہ ہمیں ایک ایسی زبان کو سرکاری زبان بنانا پڑیگا جو اگرچہ کسی خاص علاقہ ہی کی زبان ہو۔ مگر اپنی ذاتی خصوصیات کی وجہ سے وہ عام زبان بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ بنگالی خواہ کتنی ہی ترقی یافتہ زبان ہو۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس کی حیثیت ایک خاص حصہ کی لوکل زبان ہونے سے کسی طرح زیادہ نہیں۔ وہ اسی حصہ کی اسی طرح لوکل زبان ہے۔ جس طرح پاکستان کے دوسرے حصوں میں ان کی اپنی لوکل زبانیں ہیں۔ مثلاً سندھ میں سندھی اور پنجاب میں پنجابی۔ لیکن اردو اس لحاظ سے ان سب زبانوں پر فوقیت رکھتی ہے۔ اور گو وہ ایک خاص علاقہ کی زبان بھی ہے۔ مگر وہ ان علاقوں میں بھی رائج ہو چکی ہے۔ جہاں لوکل زبان کوئی اور ہے۔ بلکہ اب تو وہ علاقہ ہی پاکستان میں شامل نہیں علاوہ ازیں علاقہ کی یہ لوکل زبان ہے۔ دہلی اور لکھنؤ جو اس کے قدیمی مرکز ہیں بجائے پاکستان کے ہند میں چلے گئے ہیں۔

باوجود اس کے کہ وہ علاقہ جس کی لوکل زبان اردو ہے۔ اب پاکستان میں شامل نہیں۔ پھر بھی اس کی ہردلعزیزی اسی سے ثابت ہے۔ کہ پاکستان میں جہاں یہ کہیں بھی لوکل زبان ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ اس نے اتنا دخل حاصل کر لیا ہوا ہے۔ کہ اب اس کے مقابلہ میں کوئی ترقی یافتہ سے ترقی یافتہ لوکل زبان بھی نہیں ٹھہر سکتی۔ پنجاب کی لوکل زبان پنجابی ہے۔ لیکن تحریر و تقریر میں اردو ہی استعمال ہوتی ہے۔ سندھ۔ صوبہ سرحدی۔ بلوچستان اور خود بنگال میں بھی گو اس کا رواج پنجاب کی نسبت کم ہے۔ لیکن یہاں بھی یہ اچھی طرح سمجھی اور بولی جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اس زبان میں چند ایسی ذاتی خصوصیات ہیں۔ کہ نہ صرف پاکستان ہی بلکہ یقیناً دوسری ہمسایہ نو آبادی ہند کی بھی سرکاری زبان یہی ہونی چاہیئے۔ ہندوستان ایک بر اعظم ہے جس میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ایسی زبانوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے ان میں سے بعض اچھی خاصی ترقی یافتہ زبانیں ہیں۔ جن کا اپنے ادب کا ذخیرہ کافی وافی ہے۔ لیکن ان تمام زبانوں میں صرف اردو ہی ایک ایسی زبان ہے۔ جو تھوڑی یا بہت دونوں نو آبادیوں کے تمام علاقوں میں سمجھی اور بولی جاتی ہے۔ بلکہ نہ صرف دو نو آبادیوں ہی کے مختلف علاقوں میں بلکہ دنیا کے تمام ملکوں میں ایسے لوگ آپ کو ملیں گے۔ جو اس زبان میں اپنا کام چلاتے ہیں۔ آپ دنیا کے کسی حصہ میں چلے جائیے۔ جہاں بھی ہندوستانی ہوں گے۔ خواہ کوئی ان میں مدراس کا رہنے والا ہو یا کشمیر کا بمبئی کا رہنے والا ہو یا کلکتہ کا وہ آپس میں بات چیت اسی زبان کے ذریعہ کرتے نظر آئیں گے۔ یہ ایک بڑا ثبوت اس زبان کی ہردلعزیزی کا ہے۔ بلکہ اب تو بہت سے ملکوں میں غیر ہندی لوگ بھی اس کو سمجھنے اور بولنے لگ گئے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ ہماری ہمسایہ نو آبادی ہند نے اردو کی اس خصوصیت اور خوبی کو نظر انداز کر کے اپنے واسطے ایک ایسی زبان پسند کر لی ہے۔ جو اس کو زبان کے لحاظ سے تمام دنیا سے منقطع کر دے گی۔ خاص کر ایشیا سے۔ کیونکہ اردو نہ صرف ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ایک لسانی رشتہ اتحاد و بقاء بلکہ ایران افغانستان اور عرب ممالک کے ساتھ بھی اس کے ذریعہ تعلقات زیادہ مستحکم کئے جا سکتے تھے۔ بلکہ بہت ممکن ہے۔ کہ یہ وسطی اور جنوبی ایشیا میں لنگوا فرینکا کا کام دے سکتی اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اسمیں ہر زبان کا لفظ سما سکتا ہے۔ اور ایسی خوبی سے کہ پتہ ہی نہیں لگ سکتا یہ لفظ کسی اور زبان کا ہے۔ اگرچہ اس کی بنیادی ساخت ہندوستان کی عام بولی ہے۔ لیکن فارسی اور عربی کے الفاظ اس میں اس طرح شامل ہو چکے ہیں۔ کہ اب ان کو نکالا جائے۔ تو جو کچھ باقی رہ جائے گا۔ وہ کچھ ایسی بولی بن جائے گی۔ جس کو لوگ بھی نہیں سمجھ سکیں گے۔ جو اس سے فارسی اور عربی الفاظ چن چن کر نکال دینا چاہتے ہیں۔ جس زبان میں ہندوستان کے علاوہ ایشیا کی دوسری بڑی زبانوں عربی اور فارسی کے الفاظ ایسی موزونیت کے ساتھ شامل ہو چکے ہوں۔ یقیناً وہ زبان ان ممالک میں جہاں عربی اور فارسی مادری زبان ہے آسانی سے سیکھی جا سکتی ہے اور یہ سلسلہ کوئی چھوٹا سا سلسلہ نہیں ہے۔ بلکہ ایشیا سے گذر کر مغرب میں افریقہ تک چلا جاتا ہے۔

قارئین الفضل سے

ہم جہاں تک ہو سکتا ہے آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے فرض کی طرف توجہ فرمایئے اور اپنے ہاں نئے خریدار بنایئے اخبار کی ایجنسیاں قائم کیجئے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ بلند پایہ دلچسپ مضامین اور تازہ ترین اہم خبریں حاصل کرنے کے لئے ہم آپ کی خاطر ہزارہا روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ کتابت۔ طباعت میں اب خاصی تبدیلیاں پائیں گے جو دن بدن بہتر ہو رہی ہے آپ کی شکایات پر بھی پوری توجہ دی جا رہی ہے۔ اور اخبار نہ پہنچنے یا دیر بعد پہنچنے کی شکایات کا ازالہ کیا جا رہا ہے جن کی وجہ سے ہمیں جس قدر سخت سست الفاظ قارئین کرام سے سننے پڑتے ہیں۔ وہ الفضل کی ہردلعزیزی اور اہم ترین روحانی ضرورت کا ثبوت ہے۔ آپ اس نعمت سے محروم نہ رہیئے۔ اور روزانہ مطالعہ فرما کر فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو تحریک کیجئے۔ کہ وہ بھی محروم نہ رہیں چندہ صرف -/۲۱ روپے سالانہ -/۱۱ روپے ششماہی اور -/۶ روپے سہ ماہی ہے جس میں آپ کو بہتر سے بہتر اور بلند پایہ دلچسپ مضامین اور تازہ ترین خبریں ملیں گی۔ (منیجر الفضل لاہور)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ناصر آباد میں

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل)

۲۰ر فروری حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے محکمہ تجارت کپاس کا اجلاس طلب فرمایا۔ اور ۱۰ بجے سے ایک بجے تک مختلف ہدایات سے کارکنان کو سرفراز فرماتے رہے۔

آج چونکہ جمعہ کا دن تھا۔ اسلئے نصرت آباد۔ محمد آباد۔ احمد آباد۔ محمود آباد۔ ظفر سٹیٹ۔ نسیم آباد کنڈیاری اور کُنری سے بہت سے احمدی دوست نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ناصر آباد تشریف لائے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں مسلمانوں کی موجودہ تباہ حالی اور بربادی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہندوستان پر جو مصیبت آئی ہے۔ خصوصاً مسلمانوں پر وہ ایسی نہیں ہے۔ کہ اسکو کوئی سمجھدار انسان بھلا سکے لیکن اتنی بڑی مصیبت کے باوجود مسلمانوں کی سُستی پھر بھی دُور نہیں ہوئی۔ اور وہ اسی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جس طرح اس حادثہ سے پہلے زندگی بسر کرتے تھے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا۔ کہ پنجاب کا ابتلاء اُن کی ساری دُنیا میں بیداری کا موجب ہو جاتا۔ مگر ہوا یہ کہ پنجاب کے مسلمانوں میں بھی بیداری نہیں ہوئی۔ بلکہ جو کچھ دیکھا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسلمان فقیر اور بھک منگے بن گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ اگر مسلمانوں نے جلد اپنی حالت میں تغیر پیدا نہ کیا۔ تو مسلمانوں کو خطرناک حالات سے دوچار ہونا پڑیگا۔ حضور نے فرمایا۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت نے بھی اس معاملہ میں اچھا نمونہ نہیں دکھایا۔ انیس بیس کا فرق ہو۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ جہاں تک محنت کا سوال ہے۔ جہاں تک کوشش اور ہمت کا سوال ہے۔ مجھے اُن میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ حضور نے فرمایا۔ اگر آنے والی آفات اور بلاؤں سے بچنا چاہتے ہو۔ تو اپنے اندر نیک تغیر پیدا کرو۔ جب تک ساری جماعت مرنے کے لئے تیار نہیں ہوگی۔ جب تک ساری جماعت دیوؤں کی طرح کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگی۔ مستقبل میں وہ کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتی۔

نماز جمعہ کے بعد حضور نے باغ ناصر آباد کا معائنہ فرمایا۔ اور باغ کے بیلداروں کے گھر بھی دیکھے حضور باوجود بارش کے معائنہ فرماتے رہے۔ اس ضمن میں حضور نے باغ کے متعلق شیخ نور الحق صاحب انچارج ایم۔ این سنڈیکیٹ کو مختلف ہدایات لکھوائیں

۲۱ر فروری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ساڑھے دس بجے کے قریب پھر باغ ناصر آباد کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اور مختلف امور متعلقہ باغ کے متعلق کارکنان کو ہدایات دیتے رہے۔ یہ معائنہ چار گھنٹہ تک فرمایا۔

شام کو حضور نے پھر ڈیڑھ گھنٹہ تک باغ کا معائنہ فرمایا۔

۲۲ر فروری حضور بذریعہ کار فضل ناصر آباد سٹیٹ کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے میاں عبدالرحیم احمد صاحب۔ جناب سید عبدالرزاق شاہ صاحب۔ چوہدری فضل الرحمٰن صاحب منیجر ناصر آباد۔ جناب خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری۔ شیخ نور الحق صاحب اور بعض دیگر احباب بھی ساتھ تھے۔ یہ دورہ ساڑھے دس بجے صبح سے ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔

بعد نماز ظہر حضور نے شیخ نور الحق صاحب انچارج ایم۔ این سنڈیکیٹ کو مختلف ہدایات دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ نمازوں میں مزارعین کی حاضری بہت کم ہوتی ہے۔ سوچ لیا جائے۔ کہ آیا باہر مزارعین اکٹھے ہو کر نمازیں پڑھتے ہیں۔ یا الگ الگ۔ حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ اُن کا لباس بدلا جائے۔ کیونکہ اچھے لباس کا بھی کام پر اثر پڑتا ہے۔ حضور نے مزارعین کو تہجد کے وقت اُٹھنے کی ہدایت فرمائی۔

بعد نماز مغرب باغ ناصر آباد کا بجٹ حضور کی خدمت میں پیش ہوا۔ میاں عبدالرحیم احمد صاحب منیجر صاحب ناصر آباد۔ انچارج صاحب باغ۔ اکونٹنٹ صاحب اور انچارج صاحب ایم۔ این سنڈیکیٹ اس اجلاس میں شامل ہوئے۔ چونکہ دوران اجلاس میں ہی ۹ بج گئے۔ اور عشاء کی نماز کا لوگ انتظار کر رہے تھے اس لئے حضور نے یہ اجلاس ۹ بجے شب برخاست فرما دیا۔

۲۳ر فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ناصر آباد اسٹیٹ و باغ ناصر آباد کے بجٹ کے سلسلہ میں مقامی کارکنان کا اجلاس طلب فرمایا۔ جس میں حضور نے آمد بڑھانے اور خرچ کو کم کرنے کے متعلق مختلف ہدایات دیں۔ یہ اجلاس ساڑھے دس بجے سے لے کر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ نماز ظہر کے بعد دو بجے سے پونے چار بجے تک پھر اجلاس ہوا۔ عصر کے بعد حضور معہ اہل بیت و خدام ڈھورہ جو ناصر آباد سے کچھ فاصلہ پر ہے۔ سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور سات بجے کے قریب واپس تشریف لائے۔

۲۴ر فروری ساڑھے دس بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک حضور نے مقامی کارکنان کو پھر مختلف ہدایات سے سرفراز فرمایا۔ ایک بجے کے قریب حضور ناصر آباد سے محمود آباد کے لئے بذریعہ کار روانہ ہوئے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ سیدہ اُم ناصر احمد صاحب۔ حرم اوّل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حضور کے ہمراہ تھیں۔ باقی قافلہ بذریعہ ریل کنجیجی سے کُنری روانہ ہوا۔ کُنری سٹیشن پر منیجر صاحب استقبال کے لئے موجود تھے۔ کچھ دیر فیکٹری میں ٹھہر کر قافلہ محمود آباد کو روانہ ہوا۔ اس اثناء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی کُنری تشریف فرما ہوئے۔ اور چند منٹ ٹھہرنے کے بعد بذریعہ کار محمود آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ محمود آباد کُنری سے قریباً ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔

حضور نے محمود آباد میں پہنچتے ہی چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک محمود آباد کے معائنہ کے متعلق کارکنان کو ہدایات دیں۔ اور شام کو عملہ کے ساتھ حضور نے باغ محمود آباد کا معائنہ فرمایا۔

عبادُ الرّحمٰن

سورۃ الفرقان کا آخری رکوع

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

میں بتاتا ہوں کہ ہیں کون عباد الرحمان
حسب تصریح دلاویز حدیث و قرآن

وہ مسلمان برہِ مہر و وفا چلتے ہیں
بہ میانہ روی و صدق و صفا چلتے ہیں

یعنی وہ صلح سے اصلاح کیا کرتے ہیں
اور آویزشِ باہم سے بچا کرتے ہیں

روش انکی ہے بہر گام تواضع۔ نرمی
حوصلہ۔ صبر۔ مزاجوں میں نہیں ہے گرمی

کوئی جاہل کرے جھگڑا تو وہ رہتے ہیں خموش
اس سے تکلیف بھی پہنچے تو وہ سہتے ہیں خموش

خدمتِ خلق میں سرگرم رہا کرتے ہیں
وہ وفا کرتے ہیں گو لوگ جفا کرتے ہیں

التجا کرتے ہیں رب سے کہ ہماری اولاد
اور ازواج کے کاموں کی ہو تقویٰ بنیاد

قرۃ العین ہوں سب اور سرورِ دلہا
پیشوا صالح الاعمال کے ہم سب کو بنا

دل کے کانوں سے سُنا کرتے ہیں آیاتِ کریم
چشمِ بینا سے ہے تعمیلِ فرامینِ حکیم

قتل ناحق سے وہ بچتے ہیں بہرحال ضرور
جاں نثارانہ مدد کرتے ہیں پاتے ہیں سرور

ان کا شیوہ ہے کہ ہر وقت نگاہیں نیچی
متنفر ہیں گنہ سے نہ کریں بدنظری

جھوٹ باتوں سے برے کاموں سے بچتے ہیں مدام
سچ کے شاہد ہیں گواہی میں نہیں کذب کا نام

ہیں خشن پوش جفاکوش پرستارِ خدا
ہادیِ خلق محمدؐ کی شریعت پہ فدا

ایک اللہ ہے ہر وقت سہارا اُن کا
وہی معبودِ حقیقی وہی پیارا اُن کا

مخلصاً۔ شرکِ خفی اور جلی سے بیزار
تا جہنم میں نہ پڑ جائیں بہ حکمِ قہار

سوزشِ حرص و ہوا سے وہ اماں چاہتے ہیں
اپنے مولیٰ کی رضا۔ باغِ جناں چاہتے ہیں

زندگی معتدل ان کی ہے نہ مسرف نہ بخیل
راہِ مولیٰ میں ہے انفاق بکثرت نہ قلیل

رات کو اُٹھ کے تہجد میں دعا کرتے ہیں
ذوق سے شوق سے قرآن پڑھا کرتے ہیں

انہی لوگوں میں سے اکملؔ بھی ہو عبدِ رحمان
ربِّ وفّقنی لھٰذا وعلیک التکلان

دفتر روزنامہ الفضل کا پتہ

لاہور میں ۳ میکلیگن روڈ ہے۔
جو دہال بلڈنگ یا رتن باغ میں صدر انجمن احمدیہ کے دیگر دفاتر ہیں۔
اسلئے
بوقت خط و کتابت اوپر کا صحیح پتہ تحریر فرمائیے ورنہ یا تو ہمیں خط ملینگے ہی نہیں یا بہت دیر ہو جائے گی۔ الفضل کا خریدار ہونیکی صورت میں اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں۔ اس کے بغیر تعمیل مشکل ہے۔

مینجر الفضل لاہور

ہماری جماعت کے موجودہ امام

آپ کی بعض امتیازی خصوصیات

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

اوائل میں جماعت کی حالت

ہمارے سلسلے کے موجودہ امام ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو منصب خلافت پر متمکن ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر صرف پچیس سال کی تھی گویا عین عنفوانِ شباب تھا۔ اور عمر کے اعتبار سے آپ محض نوآموز اور ناتجربہ کار تھے۔ دُنیا کے نشیب و فراز سے بہت کم واقف تھے۔ ہماری جماعت میں معروف معنوں کے لحاظ سے آپ کی نسبت بہت زیادہ تعلیم یافتہ اور بڑی بڑی ڈگریوں والے اصحاب موجود تھے جن کی قابلیت کی ایک دُنیا گواہ تھی۔ صدر انجمن احمدیہ کا خزانہ جس سے سلسلہ کے کام چلتے تھے۔ بالکل خالی پڑا تھا۔ اور حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اوّل کی وفات کے باعث جماعت کا شیرازہ بظاہر بکھرتا ہوا نظر آرہا تھا۔ اس نازک موقعہ پر سلسلہ کی باگ دوڑ ایک ایسے شخص کو سونپی جا رہی تھی۔ جو علم۔ عمر اور تجربہ کے لحاظ سے بظاہر کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ اتنی بڑی جماعت کا انتظام سنبھالنا۔ ایسے عقائد کی تبلیغ و اشاعت کرنا جو مقبولِ عام نہ تھے۔ قائم شدہ مشنوں کو برقرار رکھنا۔ مبلغین طیار کرنا۔ جماعت کی تعلیم و تربیت کرنا۔ ان میں قربانی کی رُوح پیدا کرنا۔ اپنوں اور بیگانوں سے نپٹنا۔ کتنا مشکل کام تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ اغیار یہ سمجھ رہے تھے۔ اور بظاہر وہ ایسا سمجھنے میں حق بجانب تھے۔ کہ اب یہ جماعت دُنیا میں ترقی نہیں کرسکتی۔

جماعت کی موجودہ کیفیت

مگر اس مردِ خُدا نے اللہ تعالیٰ پر توکل اور اسی کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے۔ ۱۹۱۴ء میں اس جماعت کی باگ دوڑ اپنے ہاتھ میں لی۔ اور جبکہ آپ خلافت کے مقام پر فائز ہوئے۔ چونتیس برس مکمل ہو رہے ہیں۔ اس عرصہ میں جماعت میں جو انقلاب آیا۔ وہ دُنیا کے اس انقلابی انسان کے کیریکٹر کا آئینہ دار ہے۔ جماعت احمدیہ کی حیرت انگیز ترقی اسلامی عقائد کی برتری کا احساس غیروں میں پیدا کرنا۔ دنیا کے کناروں تک اسلام کی تعلیم کو پہنچانا۔ تبلیغی جد و جہد متعدد مُلکی اور بیرونی مشنوں کا اجراء اور قیام لاکھوں کا سالانہ بجٹ۔ علمی اور تعلیمی ترقی۔ کالج اور ریسرچ کا قیام۔ جامعہ احمدیہ اور مبلغین کی ٹریننگ چندوں میں باقاعدگی۔ مردوں اور عورتوں میں بیداری۔ قربانی اور جاں نثاری پیدا کرنا۔ اطفال۔ خدام الانصار لجنہ اماء اللہ۔ سلسلہ کی جائیداد اور اموال کا انضباط جماعت میں سادگی کی عادت۔ تحریکِ جدید۔ وقفِ زندگی کا مطالبہ۔ مسائل میں پختگی ان میں پختگی اور پھر اس کے مطابق عمل خلافت کا صحیح مفہوم پیدا کرنا۔ اور صدر انجمن کو اپنے اصل مقام پر لانا۔ مجلس مشاورت۔ محکمۂ قضاء اور دیگر اسلامی اداروں کا قیام اور ایسے ہی دیگر اُمور کا جو کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ سرانجام دینا۔ یقیناً ابتدائی اور موجودہ دور میں یہ بین امتیاز آپ کے حیاتی کیریکٹر کا آئینہ دار ہے۔ اس قدر حیرت انگیز ترقی استقلال۔ ایمانی جرأت۔ اَن تھک محبّت اور شبانہ روز تگ و دو۔ وسعت مطالعہ۔ قوت ایمان۔ عزم و ثبات۔ عقاید میں پختگی اپنی کامیابی پر یقین۔ دُور اندیشی اور معاملہ فہمی کی سی خصوصیات کی مقتضی ہے چنانچہ آپ کو ان ضروری صفات میں سے خُدا کے فضل سے وافر حِصّہ ملا ہے۔

آپ کو خُدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اتّقوا اللہ یُعلّمکم اللہ کے اصل کے ماتحت اپنے لدنی علم سے نوازا۔ یہاں تک کہ اب ایک دُنیا دیکھ چکی ہے۔ کہ دینی و دُنیاوی علوم میں آپ کو کس قدر دسترس حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان۔ اس کی ہستی کے متعلق دہریوں اور نیچریوں کے ہر قسم کے اعتراضات کا معقول اور مسکت جواب دے سکنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی صداقت پر یقین۔ اور ہر علم کو قرآن کریم کی تائید میں پیش کرنا۔ اور قرآن کریم کو ہر نیکی اور ہر علم کا خزانہ ثابت کرنا۔ اور پھر یہ حقیقت کہ قرآن کریم کے حقائق پر جس قدر آپ کو عبور ہے فی زمانہ اور کسی کو نہیں۔ ظاہر و باہر ہے لیکن اب آپ کو ان عقائد کی تبلیغ کرتے ایک زمانہ گذر چکا ہے۔ اور عملی ثبوت تجربہ اور روشن دماغی نے آپ کو ان پر راسخ کر دیا ہے۔

اپنوں کے علاوہ بیگانوں نے سیاسی اغراض کے حصول کے لئے مذہب کی آڑ میں جو طوفان کھڑا کیا۔ وہ بھی اخبار بین پبلک سے پوشیدہ نہیں۔ اس وقت کے حکام نے بھی ان کی پیٹھ ٹھونکی۔ اور سلسلہ کے وقار کو نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ لیکن اس مردِ خُدا کے پایۂ استقلال میں جنبش نہ آئی۔ جس چیز کو صحیح سمجھتے تھے۔ اس پر مضبوطی سے قائم رہے۔ اور صبر و تحمل کا بے مثال اور بےنظیر نمونہ دکھلایا۔ اور مشکلات اور آزمائشوں کی پہاڑیوں کے درمیان خُدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ کامیابی اور کامرانی کی منازل طے کیں۔ گورنمنٹ کے ساتھ نپٹنا ایک خاص دردِ سر تھی۔ کیونکہ حکومتِ وقت کی اطاعت کرنا ہمارا مذہبی عقیدہ ہے اور جب تک ہم کسی مُلک میں قائم شدہ حکومت کے ماتحت رہتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس حکومت سے وفاداری کریں۔ لیکن ناموافق اور مخالف حکومت سے شریعت کی حدود کے اندر رہ کر بچنا۔ آپ ہی کا کام تھا۔ کسی حکومت کے خلاف بغاوت کر دینا۔ اس کی اطاعت کا جُوا گردن سے اُتار کر اس سے برسرپیکار ہو جانا۔ ایک بہت آسان چیز ہے۔ بہ نسبت اسکے کہ ایک جماعت ایک ایسی پوزیشن میں رہے جسمیں رہ کر نہ وہ مقابلہ کر سکے اور نہ احکام کی نافرمانی۔ یہ تو انگریزی حکومت کے جوبن کے ایام میں ہُوا۔ حال ہی میں جب حکومت نے پلٹا کھایا۔ جو کچھ ہماری جماعت اور قادیان کے احمدیوں پر گُذری وُہ تشریح کی محتاج نہیں۔ متواتر دو ماہ تک احمدیوں کو دُکھ پر دُکھ سہنا پڑا۔ لیکن حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تڑپ اور مساعی بالآخر رنگ لائیں۔ اور نمایاں طور پر نسبتاً امن و امان اور متانت وقار کے ساتھ جس حد تک کہ مخالف افراد حکومت کی موجودگی میں ممکن ہو سکتا تھا۔ آخری بچہ اور عورت تک قادیان سے نکال لانا آپ کا شاندار کارنامہ ہے آخر وقت تک قادیان کو خالی کرنا۔ آپ کی طبیعت کے خلاف تھا۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ اس وقت تک بھی قادیان کے ایک حصہ پر ہمارا ہی قبضہ ہے۔ اور شعائراللہ کی جگہ بےحُرمتی کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کی جاسکتی حفاظت برابر کی جارہی ہے۔ اور اس وقت بھی قادیان میں آپ کی نیک تربیت اور مذہبی عقیدت کے مجسم نمونے موجود ہیں۔ اپنے مقدس مقامات کی حفاظت میں اپنی جانیں قُربان کر دینے کی رُوح۔ دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عزم اور اپنے مرکز سے محبّت۔ ایسی محبّت جو اس عقیدہ پر اپنی جان تک دینے میں لذّت محسوس کرے۔ آپ کے مقناطیسی اثر اور صداقت کی واضح دلیل ہے۔

پھر خود آپ کا اپنا یہ حال ہے۔ کہ اگرچہ قادیان سے نکل آنے کو ایک بہت بڑی آزمائش سمجھتے ہیں لیکن ساتھ ہی خُدا کی رضا پر راضی ہیں۔ ہاں اس بات پر یقین کامل رکھتے ہیں۔ کہ قادیان ہمارا ہے۔ اور آخر ہمیں مل کر رہے گا۔ انشاءاللہ۔ اور اُس کیلئے جماعت کو ہر قُربانی کے لئے طیار کرنا۔ اور طیار رکھنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ اور اخلاق اور مذہب کے اس معیار پر جس پر الٰہی جماعتیں قائم ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرسکتی ہیں۔ جماعت کو قائم اور دائم رکھنا آپکے پیش نظر ہے۔ الغرض اپنے عقائد کی صداقت مستقبل کے شاندار ہونے اور اسلام اور احمدیت کے بالآخر دُنیا میں غالب آنے پر مکمّل یقین آپ کے کیریکٹر کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ نمود و نمائش۔ ظاہر و باطن میں اختلاف۔ ملمع سازی ایک وقت تک تو حقائق کو چھپا سکتے ہیں لیکن مُستقل طور پر غلط عقائد اور ظاہرداری مخلصین، اور دیندار گروہ کو جس میں بالعموم خشیت اللہ اور تقوی اللہ نمایاں اور امتیازی طور پر موجود ہو۔ اپنی طرف کھینچ نہیں سکتی۔ لاکھوں مخلص اور نیک پروانوں جاں نثاروں کا مردانہ وار آپ پر اور آپ کے عقائد پر قربان ہونے پر ہر وقت تیار ہیں۔ آپکے عقائد کی صحت اور تعلق باللہ کا بیّن ثبوت ہیں۔

عدل و انصاف کا قیام

دوسری بڑی خصوصیت جو نمایاں طور پر آپ کی صداقت پر دلالت کرتی ہے۔ آپ کا دین کے معاملہ میں نڈر ہونا اور کسی قسم کی رُو رعایت روا نہ رکھنا۔ عدل و انصاف کو قائم کرنا۔ آپ کے کیریکٹر کی ایک ممتاز خصوصیت ہے اخلاق اور رُوحانیت کے جس اعلیٰ مقام پر آپ اپنی جماعت کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ جونہی اور جب کبھی کوئی شخص کسی ایسی غلطی کا ارتکاب کرتا ہے۔ جس کا اثر جماعتی طور پر بُرا پڑتا ہو۔ یا وُہ فعل اپنی ذات میں شنیع ہو۔ تو اسلام کا یہ پہلوان جو فی نفسہٖ بالمومنین رؤف الرحیم۔ فبما رحمۃ اللّٰہ لنت لھم اور رحماء بینھم کی زندہ تفسیر ہے۔ مربی اور نگران ہونے کی حیثیت سے ہماری لغزشوں پر ضروری گرفت بھی کرتا ہے۔ اور کمزوری کی نوعیت۔ کیفیت اور کمیت کے مطابق مناسب سرزنش کرنے سے قطعاً گریز نہیں کرتا۔ کوئی دُنیادار انسان ہو۔ جس کو کسی سیاسی جماعت اور جتھہ بندی کی ضرورت ہو۔ اپنی کسی ذاتی غرض کا پورا کرنا مقصود ہو۔ تو وُہ غیرضروری اور غیرمعمولی دلداری سے کام لیتا ہے۔ تاکہ اس کا کوئی ایک ساتھی بھی اس سے منحرف نہ ہو جائے لیکن آپ ہیں۔ کہ جس مقصد اور مدّعا کو سامنے رکھا ہے یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی۔ اس کے پیش نظر آپ چھوٹے بڑے میں قطعاً کوئی تمیز نہیں رکھتے۔ بالعموم ایک دُنیادار انسان کو اپنے بال بچوں کے مستقبل کا فکر ہوتا ہے۔ وُہ ان کے عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اور ان کا جھوٹا وقار قائم رکھنے کا اہتمام کرتا ہے۔ لیکن ہمارے امام ہیں۔ کہ اپنی اولاد۔ بھائی بہنوں کے اپنے ہی بلند معیار کے مطابق پورا نہ اُتر سکنے کو برداشت نہیں کرسکتے۔ اور سہواً غلطی کا مرتکب ہونے والے کو بھی اس کے نقائص پر آگاہ فرما دیتے ہیں۔

افراد۔ ادارے اور جماعتیں جن کا دامن آپ سے وابستہ ہے جب کبھی بلند ترین معیار پر پورا نہیں اُترتیں۔ تو آپ کے نوٹس سے نہیں بچ سکتیں۔ اپنے فرض کی ادائیگی جو منصب خلافت پر متمکن ہونے کی حیثیت سے آپ پر عائد ہوتی ہے۔ کسی ناجائز لحاظ اور شخصیت کی محتاج نہیں دنیوی اور دینی اُصُول کی پابندی کرنا۔ اور کروانا اصل مقصود ہے۔ چنانچہ بعض اوقات بعض لوگوں کو ٹھوکر بھی لگی۔ اور دین کے معاملہ میں ان سے جو گرفت کی گئی۔ اس کو وُہ برداشت نہ کرسکے۔ اور اپنی عاقبت خراب کر لی۔ بالعموم اور من حیث الجماعت۔ جماعت نے اخلاص۔ نیکی اور تقویٰ میں نہایت اعلیٰ نمونہ دکھلایا۔ اور جاں نثاروں میں شامل رہنا موجب سعادت اور فلاحِ دارین سمجھا۔

دین کے معاملہ میں عادل اور منصف مزاج اور شریعت کے معاملہ میں حریص ہونیکے علاوہ ایک اور چیز جو آپکو عام لیڈروں سے ممتاز کرتی اور اپنے متبعین سے خُدا کے لئے بے نیاز ہونے پر دلالت کرتی ہے یہ ہے۔ کہ عام لیڈروں کے برخلاف جو اپنی لیڈری قائم رکھنے کیخاطر..... سے کام لیتے ہیں۔ اور اپنی ذاتی رائے اور خیالات کیخلاف لوگوں کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں تاکہ انکی لیڈری قائم رہے گویا بجائے پبلک کی رہبری کرنیکے پبلک کو اپنا لیڈر بنا لیتے ہیں۔ اور انہی کی رَو میں بہہ جاتے ہیں۔ اور انکی منشاء کیخلاف کوئی بات مُنہ سے نہیں نکالتے۔ مگر آپ جس چیز کو حق سمجھتے ہیں اسکے کہنے میں تامل نہیں کرتے لوگوں کو انکے خیالات کے نقائص سے آگاہ کرتے ہیں چاہے آپکی بات کتنی ہی انہیں ناگوار ہی گذرے کیونکہ آپ جانتے ہیں۔ کہ اسی میں انکی بھلائی ہے ؎ آپ اپنے خطرات سے آگاہ کرکے مخلوقِ خدا کو انکے بعض خیالات کی خامیوں کیطرف بروقت توجہ دلاتے ہیں۔ عام اسکے کہ وہ خیالات عام مسلمہ رجحانات کے مخالف ہوں۔ و آخر دعوانا عن الحمد للّٰہ رب العالمین۔

صادق آں باش کہ ایام بلا

(از مکرم ملک فضل کریم صاحب)

حضرت مصلح الموعود اطال اللہ فیضہٗ اپنے متعدد ارشادات میں جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اس ضمن میں جملہ اقسام چندہ جو احباب نے خود اپنے ذمہ لئے ہوئے ہیں۔ آ جاتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور ناظر صاحب بیت المال بھی کئی دفعہ دوستوں کو مطلع کر چکے ہیں۔ کہ سلسلہ اس وقت حد درجہ مالی مشکلات میں گھرا ہوا ہے اور ایک خطیر رقم قرضہ لیکر سلسلے کے کاموں کو چلایا جا رہا ہے۔ کوئی احمدی بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ کہ وہ ادارے جو جماعت نے متفقہ طور پر جاری کر رکھے ہیں۔ بند کر دیئے جائیں۔ خداوند کریم سے دعا ہے۔ کہ ایسا بُرا دن ہماری زندگیوں میں نہ لائے۔ نہیں بلکہ یہ دعا کریں۔ کہ خداوند کریم جماعت احمدیہ پر کبھی بھی ایسا دن نہ لائے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے کام سنوارنے کے لئے ہر طرح کی تکلیف برداشت کر کے بھی کوئی نہ کوئی انتظام کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ہر طرح کی ذہنی پریشانیوں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہر ایک احمدی ذمہ وار ہے۔ لیکن سب سے زیادہ کوشش اس سے ہمارے واجب الاطاعت امام کو ہے۔ کیا حضور سے محبت کا یہی تقاضا ہے۔ کہ حضور کی پریشانی کو لمبا کیا جائے۔ کیا الفت و محبت جتانے کا یہی طریق رہ گیا ہے۔ میرے خیال میں جماعت احمدیہ کے لئے آج یوم تغابن ہے۔ قرآن کریم نے تغابن کے یہی معنے بتلائے ہیں۔ جو وعدے ہم نے اللہ اور اس کے مامور خلیفہ کے حضور کئے ہیں۔ ان میں جو کمی ہم نے اپنی کوتاہیوں سے کی ہے۔ وہ ظاہر ہو چکی ہے۔ اگر جماعت اپنے وعدے اپنے وقت پر پورے کرتی۔ تو سلسلہ اس قدر زیر بار نہ ہوتا۔ مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اس حقیقت سے آگاہ ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک جو خدا کے حق میں کمی دکھلائے گا۔ اس کا نتیجہ جلد یا بدیر وہ دیکھ لیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائط بیعت میں پہلی شرط یہی رکھی ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ہم میں سے کوئی بھی تو یہ نہیں کہتا کہ اس نے عہد نہیں کیا تھا۔ ــــــ اب جب کہ عہد کر [illegible] کہتا کہ اب آپ [illegible] آتے ہیں کہ آپ [illegible] اپنے آپ کو۔ [illegible] اپنی اولاد کو۔ [illegible] عیال کو اپنی دیگر [illegible] دنیوی کو آپ [illegible] مقدم کریں۔ یا دین کو۔ کیا اب پھر آپ [illegible] بیٹھیں گے کہ آپ [illegible] کیا سکتا ہے؟ کیا دین کی محبت آج سے چند سال پہلے زیادہ تھی اور آج کم ہو چکی ہے ہو مومن کا قدم تو ہر وقت آگے ہی آگے بڑھنا چاہیئے۔ [illegible] ایمان [illegible] نہیں کر سکتا [illegible] تو ہر ایک کو چاہیئے کہ اس کے [illegible] پیش کرے کہ ہم اپنے سابقہ اعمال [illegible] کو۔ وقتی تنگی سے [illegible] کریں گے ہرگز نہیں [illegible] مالی اور اولاد و خدا کے دین

مے گزار و با محبت با صفا

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(محمد نگر لاہور)

سے روکنے کا موجب نہ بنیں۔

ہمیں تو چاہیئے تھا کہ ہم شکر نعمت کرتے۔ ساتھ نعمت کو نعمت غیر مترقبہ یقین کرتے۔ اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے وعدوں کو ان کے وقت پر پورا کیا کرتے۔

سورۃ تغابن میں اس بات کو وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے کہ مومن کی بیویوں اور اولادوں میں سے بعض اُن کے دشمن ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ان سے بچتے رہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ بعض بیویاں [illegible] دشمن ہو جاتی ہیں اور ان کے خلاف منصوبے کرتے ہیں۔ اور ان کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ اس سے مراد یہی ہے۔ کہ ان کی وجہ سے انسان حلال اور حرام میں فرق نہیں کرتا۔ اور بہت سے معاصی کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہ نہ ہو تو یہی لوگ انفاق فی سبیل اللہ میں روک ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں معنوں میں ان کا دشمن ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ میری اُمت پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ ایک شخص کی ہلاکت اس کی بیوی یا اس کی اولاد کے ہاتھوں ہوگی۔ سو اگر بیوی بچوں پر مالی تنگی کی وجہ سے اگر کوئی تکلیف آئے بھی تو اُسے برداشت کرنا چاہیئے۔ مگر خدا کے دین میں کمی نہیں آنے دینی چاہیئے ساتھ ہی ہماری اولاد اور مال کو فتنہ بھی کہا ہے۔ مگر متقی لوگ جب سن پاتے ہیں۔ تو وہ اطاعت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں اُن کے لئے بہتر ہے۔ ہم میں سے جو اپنے نفس کے بخل سے بچ گیا وہی کامیاب ہوگا۔ اگر ہم اپنا پیٹ کاٹ کر بھی یہ نیکی بجا لائیں۔ تو اللہ تعالیٰ یقیناً ہمارے لئے ہمارے مال بڑھائے گا۔ اور ہمیں ہماری کوتاہیاں بخش دے گا۔ ہمارا اللہ یقیناً قدر کرنے والا ہے

إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ۝ واضح

ارشاد خداوندی ہے۔ پس میں جملہ احباب سے بکرر گذارش کروں گا۔ کہ وہ جلد از جلد اپنے جملہ بقایاجات صاف کریں اور آئندہ کے لئے مستعد ہو جائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ بقایا ہونے میں نہ پائے۔ یہ سلسلہ خدا کا قائم کردہ ہے۔ اس کے تمام کام ہو کر ہی رہیں گے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ ہمارا ان کے سرانجام دینے میں کتنا حصہ ہے؟

درخواست دُعا

قاضی محمد صدیق صاحب انصاری کاتب دفتر اخبار الفضل کی اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور تین ماہ ہسپتال میں رہ کر اب گھر چلی گئی ہیں۔ مگر تاحال کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مریضہ کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

ضروری اعلان

اس سے قبل بھی اعلان کروایا جا چکا ہے۔ کہ سید نور محمد شاہ صاحب ابن سید فضل محمد شاہ صاحب سکنہ بھینی بانگر جہاں کہیں بھی ہوں۔ فوراً اپنے پتہ سے دفتر بہشتی مقبرہ سیمنٹ بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور کو اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں کیونکہ دفتر کا سخت ہرج ہو رہا ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو۔ یا وہ خود اعلان پڑھیں تو جلد اپنے پتہ سے مطلع فرما دیں۔ ورنہ پھر دفتر کو مجبوراً کوئی سخت کارروائی کرنی پڑے گی۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

درخواست دعا

چوہدری غلام رسول صاحب واقف زندگی جو ارجنٹائن افریقہ تبلیغ کی ادائیگی کے لئے جا رہے تھے۔ لندن میں بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ اگلے ہفتہ اُن کے پھیپھڑوں کے قریب ایک پسلی کا اپریشن ہوگا۔ تمام احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ چوہدری صاحب موصوف کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اپریشن بخیریت کامیاب ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید)

خیریت مطلوب ہے

مندرجہ ذیل احباب میں سے اگر کوئی اس اعلان کو پڑھیں۔ تو وہ خود ورنہ اُن کو جاننے والوں میں سے جس دوست کی نظر سے یہ اعلان گذرے وہ ان کی اور اہل و عیال کی خیریت سے ناظر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور کو فوراً اطلاع دیں اور پتہ ڈاک سے بھی مطلع کریں۔

(۱) چراغ دین ولد محمد رمضان ساکن گھوڑیوالہ (۲) احمد علی مالی فروٹ فارم حضرت میاں بشیر احمد صاحب ساکن پھیرو چیچی (۳) میاں مہر الدین ساکن وڈالہ سنگھ

(ناظر امور عامہ)

۲۔ احمد الدین صاحب احمدی ڈلی والہ سکنہ بیٹی محرلہ چونگی اور اللہ بخش حکیم احمدی موضع فتو والا تحصیل مکتسر ضلع فیروز پور اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ غلام رسول احمدی ناظم تبلیغ جماعت احمدیہ لائلپور معرفت شیخ محمد یوسف احمدی چرم فروش متصل مسجد فضل عمر لائلپور۔

۳۔ غلام فاطمہ زوجہ عبد اللہ وسید الساکن رتیہ

قادیان کی خط و کتابت میں احتیاط برتی جائے

قادیان سے آمدہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ باوجود بار بار سمجھانے کے بعض دوست بعض قادیان کے دوستوں وغیرہ کو خط لکھتے ہوئے سیاسی باتوں کا ذکر شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے قادیان میں غلط فہمی پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ پس جملہ دوستوں کو چاہیئے کہ قادیان کے خطوط میں کوئی سیاسی بات نہ لکھیں اور نہ کوئی ایسی بات لکھی جائے۔ جس سے انڈین یونین کے افسروں کے دل میں بدظنی پیدا ہونے کا امکان ہو۔ قادیان میں رہنے والے دوست انڈین یونین کی رعایا ہیں۔ اور ان کا مذہبی فرض ہے۔ کہ اپنی حکومت کے وفادار رہیں پس ان کے ساتھ خط و کتابت کرتے ہوئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ورنہ غلط فہمی پیدا ہوگی۔ اور اس کا خمیازہ ہمارے دوستوں کو بھگتنا پڑے گا۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان حال رتن باغ لاہور)

متصل دھاریوال ضلع گورداسپور جہاں کہیں بھی ہوں یا کسی کو ان کا پتہ ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔ مولا بخش والد غلام فاطمہ ساکن تلونڈی جھنگلاں معرفت چوہدری محمود احمد صاحب دیہاتی مبلغ بجہ نڈالہ ضلع سیالکوٹ

۲۔ میاں مراد و جلال خوجہ ساکن اوکھیری ضلع گورداسپور جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنی والدہ مسمات خیراں بی بی زوجہ بڈھے خان کو نوڈیرآباد محلہ خراویاں متصل غلہ منڈی دستری نور احمد محمد رمضان متصل رمضان کو اطلاع دیں۔

تلاش: میری والدہ فاطمہ بیگم عمر ۶۰ سال تقریباً چار روز سے لاپتہ ہیں۔ سڑلیوے کوارٹرز گڑھی شاہو سے کہیں چلی گئی ہیں۔ اگر کسی دوست کو پتہ لگے تو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری رتن باغ میں اطلاع دیں۔ بشیر احمد سکنہ گڑھی شاہو

اجلاس جناب چوہدری عزیز احمد صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات باختیارات کلکٹر

رسول بخش۔ جلال۔ محمد حسین و محمد صادق پسران نواب۔ رحمت ولد محمد بخش نذر محمد نابالغ ولد لال بر فاقت رسول بخش چچا خود قوم جٹ سکنہ کولووالہ تحصیل گجرات

بنام

محمد حسین ولد نتھو و سردار ولد احمد دین قوم جٹ سکنہ مذکور دعویٰ فک الرہن رقبہ موضع کولووالہ تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی دیدہ و دانستہ حاضری عدالت سے گریز کر رہا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر فک الرہن میں ہو تو مورخہ ۸/۳/۴۸ کو حاضر عدالت ہو کر پیش کریں بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

مصر نے قرنطینہ کی پابندیاں عائد کر دیں

کراچی ۲۸ فروری۔ کمشنر صحت عامہ حکومت پاکستان کو اطلاع ملی ہے کہ حکومتِ مصر نے چیچک کی وجہ سے کراچی سے آنے والے مسافروں پر قرنطینہ کی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ مصر میں داخلے کے سلسلے میں تاخیر اور زحمت سے بچنے کے لئے کراچی سے مصر جانے والے مسافروں کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے پاس چیچک کے ٹیکے کے سرٹیفکیٹ رکھیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اس ملک میں داخلے سے پہلے انہیں ٹیکہ لگوائے ہوئے چودہ دن سے کم اور تین سال سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ بصورت دیگر ان کے پاس چیچک کے سابق حملے کی شہادت ہونی چاہئے یا ان پر کسی سابق ٹیکے کے اثرات نمایاں ہونے چاہئیں۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ چیچک سے محفوظ ہیں۔

روغنی اجناس اور السی کی فصلوں کا تخمینہ

لاہور ۲۸ فروری۔ مغربی پنجاب میں ربیع کی روغنی اجناس اور السی کی فصلوں کا تخمینہ علی الترتیب ۲۹۷ اور ۰۰ ۷ لم ایکڑ ہے۔ یہ سنہ ۴۸-۱۹۴۷ء کا پہلا تخمینہ ہے روغنی اجناس کا رقبہ پچھلے سال کے اصل رقبے سے بقدر ۲۲ فیصدی کم ہے۔ السی کا موجودہ تخمینہ پچھلے سال کے اصل رقبے کے برابر ہے۔ استادہ فصلوں کی حالت معمول کے مطابق ہے۔ (ا۔پ)

لاہور میں راشن کارڈوں کی پڑتال

لاہور ۲۸ فروری۔ راشننگ کنٹرول لاہور کے انکوائری سٹاف نے ۲۱ فروری سنہ ۱۹۴۸ء تک ۶۳۲۰۴۱ راشن کارڈوں کی پڑتال کی۔ جانچ پڑتال پر معلوم ہوا کہ ۴۰۰۶ بالغوں، ۱۰۳۶ بچوں اور ۲۰۳ شیر خواروں کا فالتو راشن حاصل کیا جا رہا تھا۔

ایسے راشن کارڈ لکھنے والوں کو شدید بے ضابطگی کی بنا پر قانونی شکنجے میں لایا گیا۔ ان کارڈوں میں مناسب تبدیلیاں کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہر ہفتے لاہور میں ۴۲۵ من غلہ اور ۱۲ من سے زائد کھانڈ بچے گی۔ (ا۔پ)

مغربی پنجاب میں تلوں کی فصل کا تخمینہ

لاہور ۔ ۲۸ فروری۔ مغربی پنجاب میں تلوں کی فصل کا آخری تخمینہ ظاہر کرتا ہے کہ کل رقبہ زیر کاشت ۲۰۰ ۷ ۳ ایکڑ ہے جس میں رسمی تخمینہ ۲۱۰۰ ایکڑ بھی شامل ہے، پچھلے سال یہ رقبہ ۳۶۰۰ لم ایکڑ تھا۔ گویا پندرہ فی صدی کی کمی ہوتی۔ البتہ موجودہ رقبہ گذشتہ پانچ سالہ اور دس سالہ اوسط سے بقدر ۱۰ اور ۷ فی صدی زیادہ ہے۔ پیداوار کا تخمینہ ۸۰۰ ۷ ۹ ہنڈرڈ ویٹ ہے پچھلے سال کل پیداوار ۹۸۰۰ ہنڈرڈ ویٹ ہوئی تھی گویا ۱۹ فی صدی کی کمی ہوتی پانچ سالہ اور دس سالہ اوسط سے یہ پیداوار علی الترتیب دس اور چودہ فی صدی زیادہ ہے۔ (ا۔پ)

— نئی دہلی ۲۸ فروری۔ دیوان چمن لال کو ترکی میں سفیر نامزد کیا گیا ہے۔ اور ان کا نام ترکی حکومت کو منظوری کیلئے بھیجا گیا ہے

ہندی مسلم لیگ کے اہم فیصلے اکثریت توڑ دینے کے حق میں ہے

نئی دہلی ۔ ۲۷ فروری۔ اسٹیٹسمین کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ پارلیمان مسلم لیگ پارٹی اتوار کو اپنے مستقبل پر ایک اجلاس میں غور و خوض کرے گی۔ یہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ مجوزہ مخلوط انتخاب کے پیش نظر اس کو توڑ دیا جائے گا۔ اس وقت سے لے کر پارلیمان اور آئین ساز اسمبلی کی تنسیخ کے درمیانی عرصہ میں اسے کیا کرنا چاہئیے۔ یہ سوال ہے جس کا جواب اسے دینا ہے۔ ممبران کی اکثریت جلد توڑ دینے کے حق میں ہے۔ مگر چند افراد کی خواہش ہے کہ انڈین یونین مسلم لیگ کونسل کے فیصلہ کا انتظار کیا جائے جس کا اجلاس ۱۰ مارچ کو مدراس میں منعقد ہو رہا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ پارلیمانی پارٹی کونسل کے ماتحت ہے۔ اس لئے بہتر ہوگا۔ کہ جائنر آئینی ضابطے کی پابندی کی جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ آخر کوئی زیادہ انتظار کرنا نہیں پڑے گا۔ ایک فریق جو زیادہ تر یوپی سے تعلق رکھتا ہے۔ چاہتا ہے کہ ان کے صوبہ کی تقلید کی جائے۔ مدراسی کہتے ہیں۔ کہ ایسا کرنا خلاف قانون ہوگا۔ پارلیمانی لیگ پارٹی کے ممبروں کی رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ مسلم لیگ کو توڑنا نہیں چاہئیے۔ بلکہ اسے ایک سیاسی جماعت کے طور پر قائم رہنا چاہئیے۔ جو اگرچہ اپنے ٹکٹ پر انتخابات نہیں لڑے گی۔ لیکن کسی دوسری ترقی پسند اور ہمدرد سیاسی پارٹی کی مدد بطور منظم جماعت کے کرے گی اس طرح ان کا خیال ہے کہ وہ اپنے فائدہ کے لئے انتخابات پر اثر ڈال سکتے ہیں۔ جو اس صورت میں ناممکن ہے۔ جس صورت میں منتشر ہو کر وہ دوسری جماعتوں میں مدغم ہو جائیں گے۔ لیکن اس معاملہ میں آپس میں بہت اختلاف ہے۔ دوسرا فریق کہتا ہے کہ لیگ نے بطور سیاسی پارٹی اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے۔ اب اس کی ہستی صرف تمدنی اور تہذیبی مفاد تک ہی محدود رہ سکتی ہے۔ اس فریق کا خیال ہے کہ ہمیں ہندو مہا سبھا کی تقلید کرنی چاہئیے۔ ایک فریق ایسا ہے۔ جو بہت بڑا ہے۔ جو کہتا ہے کہ مسلم لیگ کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دینا چاہئیے۔ انکا خیال ہے۔ کہ اس کے سامنے آئین سازی کی مجلس میں کوئی مستقبل نہیں ہے۔ اس کا وجود سوائے شکوک کے اور کچھ پیدا نہیں کرے گا ان کی رائے میں سب سے بہتر طریق یہی ہے۔ کہ اپنی ہستی مٹا دی جائے۔ اور اس طرح اکثریت پر اقلیت کی حفاظت کا بوجھ ڈال دیا جائے۔ اس لحاظ سے مدراس کا اجلاس بڑا اہم ہے۔

سوویٹ یونین کی فن لینڈ سے فوجی پیکٹ میں شامل ہونے کی درخواست

ہیل سنکی ۲۷ فروری یہاں آج یہ اعلان کیا گیا ہے کہ سوویٹ یونین نے فن لینڈ سے کہا ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو اس کے ساتھ فوجی پیکٹ میں شامل ہو جائے فینی صدر اور فینی کابینہ نے اس درخواست پر جو ایک نوٹ میں کی گئی تھی۔ جو فینی حکومت کو دیا گیا تھا بحث کی ہے۔

ہاکی ٹورنامنٹ کی تمام آمد قائد اعظم ریلیف فنڈ میں دیدی گئی

لاہور ۲۸ فروری۔ ڈسٹرکٹ پبلسٹی افسر اٹک نے حال ہی میں قائد اعظم ریلیف فنڈ میں بھیج دی گئی ہے جیتنے والی ٹیم کے لئے اپر ڈسٹرکٹ پبلسٹی افسر نے پیش کیا۔ اور مقابلے میں دوسرے تیسرے نمبروں پر رہنے والوں کے لئے سیالکوٹ سپورٹس ہاؤس کیمبل پور نے کپ پیش کئے۔ (ا۔پ)

— پٹیالہ ۲۷ فروری۔ پبلک میں یہ خیال زوروں پر ہے کہ پٹیالہ۔ فرید کوٹ مالیر کوٹلہ نابھہ کپور تھلہ کی ریاستوں کی یونین نیابتی صورت میں سٹرہ ودرسی ابھر جائیگی۔ عوام اس گروپ بندی کی مخالفت کرنیکے لئے پوری تیاریاں کر رہے ہیں

مغربی پنجاب میں ایندھن کی قلت

لاہور ۲۸ فروری مغربی پنجاب میں سرکاری جنگلات سے جو جلانے کی لکڑی حاصل ہوتی ہے۔ وہ صوبے کی کل ضروریات کا بہت تھوڑا حصہ ہے۔ اور اس حصے میں اضافہ کی بھی کوئی صورت نہیں تاوقتیکہ بہت سخت تدابیر اختیار کی جائیں۔ یہ الفاظ جنگلات کے چیف کنزرویٹر کے ایک بیان سے لئے گئے ہیں۔ آپ نے بتایا ہے کہ ہماری دیہاتی آبادی کی ضروریات کے لئے چھ کروڑ من ایندھن سالانہ درکار ہے۔ دیہاتی ضروریات تین من فی کس سالانہ کے حساب سے شمار کی گئی ہیں۔ کیونکہ دیہاتیوں کو کچھ ایندھن کپاس کی فراہمی کے بعد حاصل ہو جاتا ہے۔ گوبر کو بطور ایندھن استعمال کرنا درست نہیں۔ یہ کھیتوں میں جانا چاہئیے

۰۰ لاکھ ایکڑ ذاتی اور سرکاری بنجر اراضی میں سے ۵ لاکھ ایکڑ پر دیہاتیوں کو خود درخت لگانے چاہئیں۔ اپنے کھیتوں کے کناروں اور پانی کی گذرگاہوں کے ساتھ ساتھ بھی درخت لگانے چاہئیں۔ یہ درخت آندھیوں کے اثر سے بھی فصلوں کو محفوظ رکھیں گے ان درختوں سے ایک کروڑ ۶۰ لاکھ من ایندھن حاصل ہوگا۔ باقی تیس لاکھ من ایندھن شہری رکھوں سے حاصل ہوگا۔ اس طرح مغربی پنجاب کے کل رقبہ کے ۷۰۰ ۲ فی صدی حصے پر درخت ہوں گے۔ ان تمام ذرائع سے پورا ایندھن قریباً بیس سال کے بعد حاصل ہوگا۔ مگر پانچ سے دس سال تک ایندھن کی بہم رسانی میں خاصا اضافہ ہوگا۔

کنزرویٹر صاحب نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ آبپاشی رقبوں میں زیادہ درخت اگانے کی حوصلہ افزائی کے لئے کاشتکاروں کو پانی کی فالتو مقدار ملنی چاہئیے۔ (ا۔پ)

بقیہ صفحہ اول

مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اسلام و احمدیت کی اشاعت کے علاوہ مسلمانوں کے متعلق ہندوؤں کے گمراہ کن پروپیگنڈا کی وجہ سے امریکنوں میں جو غلط فہمیاں پیدا ہو چکی تھیں۔ ان کے رفع کرنے کے بیسیوں مواقع میسر آئے۔ چنانچہ میں نے مسلم سن رائز میں جو شمالی امریکہ میں مسلمانوں کا واحد مذہبی رسالہ ہے۔ اور دوسرے بڑے بڑے اخبارات میں مضامین لکھ کر مسلمانوں کی پوزیشن صاف کرنے کی کوشش کی۔ آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ سلامتی کونسل میں قضیہ کشمیر کے پیش ہو جانے سے اس مقصد کو اور بھی تقویت پہنچی۔ اور آناً فاناً امریکی عوام کی رائے بدل گئی۔ وہ جو پہلے مسلمانوں کو ظالم اور وحشی خیال کرتے تھے۔ اور ہندوؤں کو مظلوم اور مہذب۔ ان کے خیالات بالکل بدل گئے۔ اور وہ اس حقیقت کو سمجھ گئے۔ کہ ہندوستان کا ہندو ظالم ہے۔ اور ہمیشہ ہی اس نے مسلمان کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ مجھے ۲۰ سال تک امریکہ میں مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ مجھے بڑے بڑے پبلک اجتماعوں اور جلسوں میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا۔ بڑی بڑی انجمنوں اور یونیورسٹیوں میں مجھ سے تقاریر کرائی گئیں۔ اور ان سب میں میں نے ان غلط فہمیوں کو جو امریکی عوام میں پیدا ہو چکی تھیں رفع کرنے کی کوشش کی۔

آپ نے انکشاف کیا کہ امریکہ میں ہندوؤں کی طرف سے ایک مسلمان کو پروپیگنڈا کے لئے مقرر کیا گیا ہے جو ان کا تنخواہ دار ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف زہر اگلتا رہتا ہے۔ بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا فلسطین اور انڈونیشیا وغیرہ تحریکوں میں بھی مجھے کام کرنے کی توفیق ملی ہے۔ جہاں میں نے مسلمانوں کی صحیح ترجمانی کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ میری جدائی وہاں کے مسلمانوں پر شاق تھی۔ ایک بہت بڑی شخصیت کا کہنا ہے۔ کہ آپ کے چلے جانے سے امریکہ میں مسلمانوں کا کوئی ترجمان نہ رہے گا۔

آخر میں جناب صوفی صاحب نے نمائندہ الفضل سے اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ میری طرف سے درخواست دعا شائع کر دی جائے۔ کہ میں نے اسلام و احمدیت اور مسلمانوں کے لئے جو حقیر کوششیں کی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو بار آور کرے۔ اور آئندہ مجھے اس سے بہت زیادہ خدمات کی توفیق بخشے۔

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کی شاندار وکالت کا اعتراف

لاہور ۲۸ فروری۔ سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر پراونشل گورنمنٹ نے ایک مختصر سے بیان میں کہا کہ سر محمد ظفر اللہ خاں کی شاندار وکالت نے بین الاقوامی رائے پر اپنا خوب اثر جمایا ہے اس موقعہ پر ایک مجاہد نے سردار ابراہیم کو ایک تلوار اور ایک قرآن کریم بطور تحفہ پیش کیا۔ (اے پی)

ڈھاکہ کے طلباء کا مظاہرہ

ڈھاکہ ۲۷ فروری۔ پاکستان قانون ساز مجلس کے اس فیصلہ کے خلاف جس میں مجلس کی اردو انگریزی زبان کے ساتھ

ہندوستان کی مرکزی حکومت کو فرقہ دارانہ عنصر سے پاک کیا جائے

بمبئی ۲۸ فروری مشہور سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے آج پھر اس مطالبہ کا اعادہ کیا ہے کہ ہندوستان کی مرکزی حکومت کو فرقہ پرست عنصر اور برطانوی سامراج کے حامیوں سے پاک کیا جائے۔ انہوں نے مرکزی کابینہ کے بعض وزرا کو برطرف کر دینے کا مشورہ دیا ہے (اے پ)

برطانیہ کی بحری طاقت

لنڈن ۲۸ فروری حکومت برطانیہ نے ۱۹۳۹ء سے اس وقت تک پہلی بار اپنی بحری طاقت کا انکشاف کیا۔ جو کہ حسب ذیل ہے۔ جنگی جہاز دو فلیٹ کیریر × لائٹ فلیٹ کیریر چار۔ اسکورٹ کیریر × کروزر ۱۶۔ ڈسٹرائر ۴۲۔ گری گیٹ ۲۵۔ سب میرین ۲۶۔ مائن سویپر ۱۲۔ یاد رہے کہ ۱۹۳۹ء میں برطانیہ کے پاس ۹ جنگی جہاز۔ دو جنگی کروزر۔ چار ایر کرافٹ کیریر۔ ۲۶ کروزر اور ۳۹ سب میرین تھیں۔ (رائیٹر)

شراب کی دوکانوں کو بند کرنے کا حکم

کراچی ۲۸ فروری حکومت سندھ نے ایک حکم کے ذریعہ جمعہ کے دن، ہندو مسلم تیوہاروں کے منظور شدہ چھٹیوں کے دن اور اس کے علاوہ تمام اُن دنوں میں جب مزدوروں کو تنخواہیں ملتی ہیں ملکی شراب کی دوکانوں کو بند رکھنے کا حکم دیا ہے۔ (اے پ)

ہند کے فوجی ترجمان کا قیاس

دہلی ۲۷ فروری۔ ایک فوجی ترجمان نے جموں اور کشمیر کی کارروائیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ حال ہی میں یہ نئی بات معلوم ہوئی ہے کہ دشمنوں میں اوڑی کے نواح میں سندھ کے حُر بھی موجود ہیں۔

افغانستان کے شاہی مطبخ کیلئے پاکستانی چاول

کراچی ۲۸ فروری حکومت افغانستان کی درخواست پر پاکستان کی حکومت نے بہترین قسم کے تین سو من چاول افغانستان بھیجنے کی اجازت دیدی ہے۔ یہ چاول افغانستان کے شاہی مطبخ کے لئے ارسال کئے جا رہے ہیں (رائیٹر)

چیکوسلواکیہ میں نئی قسم کی جمہوریت کا آغاز!

برطانوی اور امریکی رویہ کی شدید مذمت

پراگ ۲۸ فروری۔ چیکوسلواکیہ کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر ایڈورڈ بینس نے کل نئی کمیونسٹ وزارت سے حلف وفاداری لیا۔ وزیر اعظم نے اس اعتماد کے صلہ میں جو ڈاکٹر بینس نے نئی حکومت میں ظاہر کیا ان کا بہت شکریہ ادا کیا۔ شکریہ کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر بینس نے کہا۔ تم حکومت کے معاملات کو ایک نئی شاہراہ پر ڈالنا چاہتے ہو۔ امور کی انجام دہی کے لئے ایک نیا طریق کار وضع کرنے کے خواہشمند ہو اور ایک نئی جمہوریت کو اپنانے لگے ہو۔ ایک عرصہ تک کمال خلوص نیت سے میں سیاسی بحران کے بارے میں سوچتا رہا۔ اور بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچا کہ تمہاری تجاویز منظور کر لوں۔ نئے وزیر اعظم مسٹر گوٹ والڈ نے وزرا کو پریذیڈنٹ سے متعارف کرانے کے بعد نہایت سخت الفاظ میں برطانیہ، امریکہ اور فرانس کے اس نوٹ کی مذمت کی جو انہوں نے چیکوسلواکیہ میں کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کے خلاف شائع کیا گیا تھا۔ نیز اعلان کیا۔ ہمیں جمہوریت اور آئین سازی میں اُن لوگوں سے سبق نہیں سیکھنا چاہیئے جو معاہدہ میونخ کے ذمہ وار ہیں۔ جنہوں نے ہماری ہستی کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے ہٹلر سے سودا کیا اور جمہوری و آئینی قوانین کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے چیکوسلواکیہ کے ساتھ کئے ہوئے معاہدوں کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے دوبارہ دُنیا پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہم جمہوریت کے دل سے قائل ہیں اور اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود کے دل سے خواہاں ہیں۔

پیپلز کیتھولک پارٹی کے ۴۷ ممبران پارلیمنٹ میں سے اب تک ۲۲ ممبران نے نئی حکومت کی تائید و حمایت کا اعلان کیا ہے اور "نیشنل سوشلسٹ" کے ۵۵ ممبران میں سے صرف ۱۹ ممبر نئی حکومت کے ساتھ ہیں۔ نئی حکومت نے حکومت کی مشینری سے ایسے عنصر کو نکالنا شروع کر دیا ہے۔ جس کی وفاداری اس کی نگاہ میں مشتبہ ہے۔ چنانچہ وزارتِ اطلاعات کے چھ افسران کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ صوبائی حکومتوں اور شہروں میں بھی "مجالسِ عمل" کی ہدایات کے مطابق اہم تبدیلیاں کیجا رہی ہیں (رائیٹر)

دہلی میں آنے والے پناہ گزینوں کو دُور دراز علاقوں میں چھوڑ دیا جائے گا

دہلی ۲۴ فروری۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دہلی میں پناہ گزینوں کی کثرت نے شہر کی صفائی اور صحت عامہ کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ ریلیف اور ری ہیبلیٹیشن (آبادکاری) کے محکمہ نے پناہ گزینوں کی آمد کو روکنے کے لئے آخری فیصلہ یہ کیا ہے کہ دہلی میں آنے والے پناہ گزینوں کو بہار، اڑیسہ، آسام اور مدراس کے کیمپوں میں بھیج دیا جائے گا اور ان سب کو دُور دراز علاقوں میں چھوڑ دیا جائے گا۔ چاہے وہاں کی ہوا اُن کو موافق آئے یا نہ آئے۔ حکومت ہند کا خیال ہے مشرقی پنجاب میں بہت کم پناہ گزینوں کو بسایا گیا ہے حالانکہ وہاں مزید پناہ گزین بسائے جا سکتے ہیں۔

پریس نوٹ میں مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر لوگ مشرقی پنجاب میں ہی ٹھہریں تو ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔

ماسٹر تارا سنگھ کی لیڈری خطرہ میں

جالندھر ۲۴ فروری ماسٹر تارا سنگھ کے تازہ بیان پر جس میں انہوں نے سکھوں کے کانگرس میں شامل ہونیکی مخالفت کی تھی سکھ لیڈروں کی طرف سے کڑی نقطہ چینی شروع ہو گئی ہے۔ اس معاملہ میں سردار درشن پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے ماسٹر تارا سنگھ کے بیان کو چیلنج کرتے ہوئے کہا ہے "ماسٹر تارا سنگھ جس میں انہوں نے اپنے ملک کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ میرا ملک وہ ہے جہاں میرا پنتھ ہو۔ اور یہ کہ سکھ پنتھ ہندوؤں کا غلام نہیں ہوتا۔ ہماری کوئی چیز کانگرس کیساتھ مشترکہ نہیں کانگرس مُردہ ہو چکی ہے اور اُسکا مُردہ جسم ملک پر حکومت کر رہا ہے۔ سردار درشن سنگھ نے کہا کہ ماسٹر تارا سنگھ کو اس نازک موقعہ پر اس قسم کا غیر ذمہ دار بیان نہیں دینا چاہیئے تھا۔ گذشتہ ۸ سال سے ماسٹر تارا سنگھ "پنتھ خطرہ میں ہے" کا نعرہ لگا کر سکھوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ سکھ پنتھ کو کسی قسم کا خطرہ نہیں بلکہ ماسٹر تارا سنگھ کی لیڈری خطرہ میں ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ اِس قسم کے نعرے لگا رہے ہیں۔

چیکوسلواکیہ کی نئی حکومت کی طرف سے غیر ملکی نامہ نگاروں کو تنبیہہ

پراگ ۲۸ فروری چیکوسلواکیہ کی وزارت خارجہ کی طرف سے ایک پریس کانفرنس میں غیر ملکی نامہ نگاروں کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ وہ چیکوسلواکیہ کے موجودہ سیاسی بحران کے متعلق غلط رپورٹوں کی اشاعت سے احتراز کریں۔ ورنہ اُن کے خلاف ضروری کارروائی کی جائے گی۔ (رائیٹر)

(بقیہ صفحہ ۳ متعلقہ بجٹ)

سال میں تمام ٹیکسوں سے آزاد رہیں بشرطیکہ ان کا منافع اصل سرمایہ سے پانچ فیصدی سے زیادہ نہ ہو۔ آپ نے بعض دیگر مراعات کا بھی ذکر کیا۔ چنانچہ فنانس بل کیساتھ ساتھ انکم ٹیکس ترمیمی بل بھی پیش کیا جائیگا۔ اس بل میں نئی صنعتوں کو ملنے والی مراعات کا خاص طور پر ذکر ہوگا۔

۱۹۴۸-۴۹ء کے بجٹ میں دس کروڑ گیارہ لاکھ کا جو خسارہ دکھایا گیا ہے اسے دوسرے ٹیکسوں کے ذریعہ پورا کیا جائیگا "ایک سنٹرل سیلز ٹیکس بل" پاس کیا جائیگا جس کی رو سے عام سیلز ٹیکس کے علاوہ آرام و آسائش کی چیزوں پر ایک خاص ٹیکس لگایا جائیگا جس سے تین کروڑ بچھتر لاکھ روپے کی آمدنی ہوگی۔

اسکے علاوہ ایکسپورٹ، امپورٹ اور آبکاری ٹیکس بڑھا دینے کیوجہ سے حسب ذیل مزید آمدنی ہونیکی امید ہے جس سے سال آئندہ کے خسارہ کو پورا کیا جائیگا اور سالِ رواں میں بھی فوری طور پر ٹیکس بڑھا کر ۱۹۴۷-۴۸ء کے خسارہ کو کم کرنیکی کوشش کیجائیگی۔

ایکسپورٹ ڈیوٹی .... آمدن تین کروڑ دس لاکھ
امپورٹ ڈیوٹی .... ایک کروڑ بتیس لاکھ
مٹی کے تیل اور پٹرول ٹیکس میں اضافہ کی آمدن پچاس لاکھ
تمباکو اور چھالیہ ..... آمدن ایک کروڑ بیس لاکھ
ڈاکخانہ، پوسٹ کارڈ اور ایر میل سروس کی قیمتوں میں منافہ کر دیا جائیگا — آمدن چھبیس لاکھ

ٹیکس اور ڈیوٹی وغیرہ بڑھانے کی نئی تجاویز کیوجہ سے ۱۹۴۸-۴۹ء میں دس کروڑ سولہ لاکھ کی مزید آمد ہوگی اسکے علاوہ سال رواں میں بھی ٹیکس وغیرہ بڑھا دینے کی وجہ سے چالیس لاکھ کی آمدنی نیا سال شروع ہونے سے پہلے پہلے ہو جائیگی۔ پس ٹیکسوں کی مزید آمدنی کو ملحوظ رکھتے ہوئے سال رواں کا کل خسارہ ۲۲ کروڑ ۴۱ لاکھ سے ۲۳ کروڑ ایک لاکھ رہ جائے گا اور ۱۹۴۸-۴۹ء میں بجائے دس کروڑ گیارہ لاکھ خسارہ کے پانچ لاکھ کی بچت ہوگی۔

پارلیمنٹری طرزِ حکومت کا خاتمہ کمیونزم کا اوّلین مقصد ہے

چیکوسلواکیہ کے سیاسی بحران کے متعلق برطانوی تاثرات

لنڈن ۲۸ فروری۔ چیکوسلواکیہ کے سیاسی بحران کے متعلق حکومت برطانیہ کا عام احساس یہ ہے کہ آج سے ۲۸ سال قبل ۱۹۲۰ء میں کمیونسٹ پارٹی کیطرف سے دوسری سالانہ کانفرنس میں کمیونسٹ پارٹی کا جو مقصد بیان کیا گیا تھا وہ آج چیکوسلواکیہ میں لفظاً لفظاً پورا ہوا ہے۔ برطانوی وزارتِ خارجہ کے ایک ترجمان نے کمیونزم کے مذکورہ بالا مقصد کو ایک تحریری بیان میں سے پڑھتے ہوئے بتایا۔ پارلیمنٹری طرز حکومت کا خاتمہ کمیونزم کا اوّلین مقصد ہے کمیونسٹ پارٹی جمہوری اداروں میں اسلئے داخل نہیں ہوتی کہ وہ کوئی تعمیری کام انجام دے بلکہ وہ اندر ہی اندر پارلیمنٹ اور حکومت کی دوسری مشینری کو عوام کے ذریعہ ختم کرانا چاہتی ہے۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ آجکل چیکوسلواکیہ کے متعلق برطانوی پالیسی پر نظر ثانی کیجا رہی ہے۔ (رائٹر)

چیکوسلواکیہ کے حالیہ واقعات کا سیاستِ عالم پر اثر

نیشنل اسمبلی میں وزیر اعظم فرانس کی تقریر

پیرس ۲۸ فروری۔ فرانس کے وزیر اعظم ایم جارج بیدالٹ نے آج چیکوسلواکیہ کی موجودہ صورت حال کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا چیکوسلواکیہ کے حالیہ واقعات دُنیا کے سیاسی توازن پر بُری طرح اثر انداز ہوئے ہیں۔ آزادی اور جمہوریت کو شدید صدمہ پہنچایا گیا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ بین الاقوامی سیاست میں اس قسم کی کارروائیاں بلا روک ٹوک چلتی چلی جائیں اور ان کا کوئی خطرناک نتیجہ برآمد نہ ہو۔ انہوں نے مزید کہا یہ کوئی الٹی میٹم نہیں ہے بلکہ اظہار حقیقت ہے۔ فرانس کی نیشنل اسمبلی میں خارجہ پالیسی پر بحث کے دوران میں جب مسٹر بیدالٹ یہ تقریر کر رہے تھے تو کمیونسٹ ممبران کی طرف سے بکثرت اعتراض کئے گئے (رائیٹر)